جولائی ۱۹۷۳ء

ماہنامہ الفرقان

فون ۔ 692

محترم الحاج ڈاکٹر عبدالہادی صاحب کیوسی مترجم قرآن مجید مرحوم کا فوٹو

عزیزم عطاءالمجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لندن کے ہمراہ

تاریخ فوٹو ۳ فروری ۱۹۷۳ء لندن

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

جناب مترجم کیوسی کے حالات صفحہ ۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

JESUS 'ONLY FAINTED'

The Daily 'Times of London writes :'

"An anaesthetist told the High Court yesterday that he believed Christ did not die on the Cross. Mr. James Gerald Bourne, aged 66, retired formerly senior anaesthetist to Thomas's Hospital, London, said he believed that the Resurrection was Jesus's recovery from a faint.

Mr. Bourne was asked by Mr. James Comyn, QC. "Are you saying that is a widely held view ?" Mr. Bourne told Mr. Justice Ackner he believed an increasing number of people were no longer accepting the "miraculous view."

"Do you feel that all right-thinking people should take that view, Mr Comyn asked. "I think it would be an advance," Mr. Burne said. To quote a writer of the second century D, 'If an offence comes out of the truth it is better that the offence comes than that the truth be concealed'."

Mr. Bourne said he realised that his view would be offensive to a great number of people. Mr. Comyn asked : "Do you realise that it makes nonsense of a good deal of Christian teaching ?"

Mr. Bourne replied : "Yes but not of Christian ethics." He was not suggesting that the Crucifixion and the Resurrcetion were hoaxes. "I have never believed, since a school-boy, in the miraculous or supernatural.

Mr. Bourne, giving evidence in a libel action concerning an anaesthetic technique, said his belief about the Resurrection was "a conviction which seems to me, and it may be wrong, to be common sense." He said he believed that Jesus fainted sometime during the three hours on the cross. He was then taken down and entombed. "I think the faint simulated death—a faint which he conquered."

Mr. Bourne had been called as a witness by Mr. Stanley Lithgow Drummend-Jackson, a dental surgeon, of Wimpole Street, London. Mr. Drummond-Jackson is internationally known for his use of intravenous anaesthetics in conservative dentistry. He complains of an article and an editorial in the British Medical Journal which, he alleges, accused him of advocating and practising a dangerous and possibly fatal technique.

Mr. Drummond-Jackson is claiming damages from the British Medical Association, publishers of the BMJ, and from Dr. Colin Charles Wise, of Waverly Road Woodford, Essex ; Dr. John Stanley Robinson, of [illegible] Road, Moseley, Birmingham ; Dr. Michael John Heath, of old Square, Warwick ; and Dr. Peter James Tomlin, of Nebsworth Close, Solihull.

All deny libel. Alternatively they claim qualified privilege and deny malice. The articles were based on 30 experiments carried out by a team of Birmingham doctors. Mr. Comyn appears for the defendant doctors."

(The Times 27th October 1972)

اس کا اردو ترجمہ صفحہ ۹۳-۹۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۳ شمارہ ۷	الفرقان جولائی ۱۹۷۳ء	جمادی الثانیہ ۱۳۹۳ ہجری قمری وفا ۱۳۵۲ ہجری شمسی

تبلیغی و تعلیمی مجلّہ

الفرقان

جولائی ۱۹۷۳ء

ٹیلیفون نمبر ۶۹۲

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

اعلان

معاونین خاص کے لئے پانچ سال کا چندہ چالیس روپے یکمشت ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح انہیں پانچ سال تک رسالہ بھی ملتا رہتا ہے اور ان کے لئے دعا کی بھی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ آپ کب معاونین میں شامل ہوں گے؟

بدل اشتراک

پاکستان	- - -	آٹھ روپے
بیرونی ممالک	بحری ڈاک	ایک پاؤنڈ
〃	ہوائی ڈاک	دو پاؤنڈ

فی رسالہ ۱۰ اسی پیسے (مینجر الفرقان۔ ربوہ)

ترتیب

• ارتداد کی قرآنی سزا جہنم ہے۔ ایڈیٹر — ص۲
• قتل مرتد اور قرآن مجید۔ محترم جناب مولانا محمد علی صاحب امیر اہلحدیث — ص۵
• ما مسلمانیم از فضل خدا۔ محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب — ص۹
• سرور کونین تیرے فقر پر سب کچھ نثار۔ محترم جناب نسیم سیفی صاحب — ص۱۰
• تم اور حکیم مشرق؟ 〃 〃 〃 — ص۱۱
• مٹا سکو گے نہ تم نقش پائے اہل وفا۔ 〃 〃 〃 — ص۱۲
• تھوکتے ہیں چاند پر آپ اور ہوتے ہیں ذلیل 〃 〃 〃 — ص۱۳
• ہم سے نہ الجھو! 〃 〃 〃 — ص۱۴
• ایک صحافی معاند سلسلہ سے خطاب 〃 〃 〃 — ص۱۵
• "تمام کلمہ گو مسلمان ہیں"۔ محترم جناب رب نواز صاحب چانڈیو۔ ایڈووکیٹ۔ ڈیرہ غازیخان — ص۱۶
• حاصل مطالعہ۔ محترم جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ — ص۱۷
• چند دلچسپ تبلیغی واقعات۔ محترم جناب محمد عیسٰی خان صاحب کوئٹہ — ص۲۶
• محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں۔ محترم جناب قریشی عبد الرشید صاحب ایڈووکیٹ۔ — ص۳۲
• حضرت امام ابن تیمیہ کے نزدیک کسی کو کافر قرار دینا اللہ و رسول کا کام ہے۔ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل۔ — ص۳۶
• جناب ڈاکٹر عبد الہادی صاحب کیوسی کا ذکر خیر۔ محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی — ص۳۸
• یسوع مسیح پر صرف غشی طاری ہوئی تھی۔ لنڈن ٹائمز کا ترجمہ۔ — ص۴۰
• شذرات۔ ایڈیٹر — ص۴۱

اداریہ

ارتداد کی قرآنی سزا جہنم ہے

(۱)

قرآن مجید ساری انسانی نسل کے لئے جامع، کامل، اور تمام روحانی امور پر مشتمل شریعت ہے کوئی نیکی کی تعلیم اس سے باہر نہیں ہے ہر صحیح عقیدہ اور درست روحانی تعلیم کی بنیاد قرآن مجید میں موجود ہے محققین کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے۔ کہ جس مسئلہ یا عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید میں نہیں ہے۔ وہ یقیناً اسلامی عقیدہ نہیں ہے اجمال و تفصیل کا فرق ہو سکتا ہے مگر یہ کہ ایک عقیدہ سرے سے قرآن مجید میں موجود ہی نہ ہو بلکہ قرآن مجید کی روح اس کے منافی ہو اسے اسلامی عقیدہ قرار دے دیا جائے۔ ع ایں خیال است و محال است و جنوں

(۲)

قرآن مجید کے حقائق و معارف اور اس کے اسرار و رموز تو خاص روحانی اور مقربانِ بارگاہ ایزدی پر کھلتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ ع) کہ حقیقت کتاب الٰہی اور مغزِ قرآن انہی لوگوں پر کھلتا ہے جو پاک و مطہر ہوتے ہیں۔

دوسرے درجہ پر وہ لوگ مسائل، بیانات اور عقائد صحیحہ قرآنیہ پر آگاہ ہوتے ہیں جو اس پاک کتاب پر صدق دل سے تدبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محرومین کے بارے میں فرماتا ہے۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد ع) کہ ان لوگوں کی محرومیت کا باعث یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید پر غور و فکر نہیں کرتے وہ اس کی آیات کو ایک معمولی مصنف کا کلام گمان کرتے ہیں اور اپنے تکبر و غرور کے باعث اس کے الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ لوگ قرآنی حقیقت کو پانے سے محروم ٹھہرتے ہیں۔ ان کا قرآن مجید کو پڑھنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسا ایک غیر مسلم سرسری طور پر قرآن مجید پر سے گزر جاتا ہے۔

(۳)

عام مسلمانوں میں تفاسیر، عقائد اور مسائل کا شدید اختلاف پیدا ہو کر فرقہ بندی بلکہ تکفیر بازی تک نوبت پہنچی ہوئی ہے۔ روحانیت کے فقدان کے علاوہ یہ سب عدم تدبر فی القرآن کا نتیجہ ہے۔ میں پورے یقین سے اعلان کرتا ہوں کہ اگر سب مسلمان متفق ہو جائیں۔ کہ جن عقائد کے رکھنے کا حکم قرآن مجید دے گا ہم وہی عقائد رکھینگے تو ایک دن میں اتفاق ہو سکتا ہے۔ مگر وہ تو زید و بکر کی تفسیر اور فلاں عالم کے بیان، اور فلاں عالم کے بیان پر اپنا عقیدہ رکھتے ہیں یہ ایک بہت طویل موضوع ہے جو ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے۔ میں قارئین کرام کے سامنے آج جس مسئلہ کو پیش کرنے لگا ہوں وہ اس ضمن میں ایک نہایت واضح مثال ہے۔

ظاہر ہے کہ اسلام ایک تبلیغی دین ہے وہ تمام مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کی صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دیتا ہے اور دعوت بھی دلیل و بیّنہ کی بناد پر دیتا ہے جس سے دل مطمئن ہو۔ اسی لئے کہتا ہے لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرہ ع ۳۴) کہ دین کے بارے میں کوئی جبر نہ ہوگا کیونکہ بلحاظ دلائل حق و باطل میں کھلا امتیاز ہو گیا ہے۔

اسلام کے اس طریق کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ اگر دنیا کا کوئی اور

تبلیغی دین ہے۔ تو وہ بھی دوسرے لوگوں کو جن میں مسلمان بھی شامل ہیں اپنے مذہب میں داخل ہونے کی از روئے دلیل دعوت دیگا۔ لیکن اگر ہم مسلمان کہلانے والے دنیا میں یہ اعلان کرتے پھریں کہ لوگو! تم کو تو ہم اپنے دین میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہیں لیکن تم ہمیں اپنے دین میں داخل ہونے کی دعوت نہیں دے سکتے۔ اگر دو گے اور ہم میں سے کوئی شخص تمہارے دین کو سچا سمجھ کر اس کو قبول کرلیگا۔ تو ہم اسے قتل کر دیں گے۔ یہ ہمارا مسئلہ قتل مرتد ہے۔

فرمائیے! ہمارا یہ اعلان اور ہمارا یہ موقف کسی درجہ میں بھی عقل کے مطابق ہوگا اور کیا دنیا کے لوگ اس نظریہ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے؟

(۴)

مَیں آج علماء کے قتل مرتد کے مسئلہ کو ان کے عدم تدبر فی القرآن کی مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں آج کے مولوی صاحبان حتیٰ کہ بعض نام نہاد مدیرانِ جرائد بھی اس معاملے میں عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نادان تو یہی شور مچاتے پھرتے ہیں۔ کہ احمدی علماء محض اپنی جان بچانے کے لئے یہ مسئلہ بیان کر رہے ہیں حالانکہ ہم نے تو جانیں دے کر اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے ہمیں تو دنیا کے ان عقلمندوں اور سمجھداروں کو قرآن کی معقولیت سمجھانا ہے جو آج اسلام کی طرف اکناف دنیا میں متوجہ ہیں۔ ہم تو محض قرآنی حقیقت کے طور پر اس مسئلہ کو زیر بحث لاتے ہیں۔

(۵)

واضح رہے کہ قرآن مجید نے ہر جرم کی سزا تجویز فرمائی ہے گناہ سے توبہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قواعد مقرر فرمائے ہیں۔ گناہ از روئے قرآن مجید دو قسم کے ہیں (۱) حقوق اللہ سے متعلق گناہ (۲) حقوق العباد سے متعلق گناہ۔ قرآن مجید پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو گناہ انسانوں کے حقوق سے متعلق ہیں ان کی سزا بھی ضرور مقرر ہے اور ان میں سے بیشتر گناہوں کی سزا اسی مادی دنیا میں بھی دی جاتی ہے۔ چوری ہے، زنا ہے، لوٹ اور ڈاکہ ہے قتل ہے۔ زخم پہنچانا وغیرہ ہے ایسے تمام گناہوں کے ثابت ہونے پر اسلام نے دنیا میں سزا مقرر فرما دی ہے اسلامی سلطنت کا فرض ہے کہ ان جرائم کے ازالہ کے لئے اسلام کا مقررہ طریق نافذ کرے اور حق تلفی کا ازالہ کیا جائے۔

دوسرے گناہ ایسے ہیں جن کا تعلق عام انسانوں سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہے مثلاً شرک ہے کفر ہے۔ نفاق ہے، ارتداد ہے بدنیتی ہے۔ ان جرائم کا جہاں تک دل سے تعلق ہے یہ انسانوں کے دائرہ سزا سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی دلوں کا جاننے والا ہے۔ اور وہی ان جرائم کی سزا دینے والا ہے محض شرک کی سزا دینا اسلامی سلطنت کا کام نہیں محض کفر کی اس مادی دنیا میں سزا دینا اسلامی سلطنت کا فرض نہیں محض نفاق پر کسی شخص کو اس دنیا میں سزا دینا مسلمان حکمران کا کام نہیں ہے۔ محض ارتداد پر کسی شخص کو اس دنیا میں سزا دینا مسلمان سلطنت کا کام نہیں ہے ایسا ہی محض نیتوں پر محاسبہ کرنا ظاہری حکومت کا کام نہیں ہے یہ خدائے علام الغیوب کا کام ہے جو نیتوں ارادوں اور ہر قسم کے خیالات کو جانتا ہے۔

(۶)

شرک، کفر، نفاق اور ارتداد کی سزا ضرور مقرر ہے۔ مگر وہ کسی مولوی یا ملاں کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ وہ جہنم کی سزا ہے۔ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شرک کو بدترین جرم قرار دیا ہے فرمایا۔ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (لقمان ع ۲) کہ شرک بہت ہی بڑا

ظلم ہے۔ پھر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (النساء ع) کہ اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز ہرگز معاف نہیں فرماتا۔ پھر فرمایا۔ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰىہُ النَّارُ (المائدہ ع) کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اس پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔
کافروں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ وہ اگر کفر کی حالت میں ہی مر جائیں تو جہنم میں جائینگے فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (البقرہ ع) کہ جو لوگ بحالتِ کفر مر گئے یعنی انہوں نے توبہ نہ کی ان پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔ دوسری جگہ فرمایا اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ (ق ع) کہ اے فرشتو! ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو۔ ایک تیسرے موقعہ پر فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ھِیَ حَسْبُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ (توبہ ع) کہ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور سب کافروں سے جہنم کا وعدہ کیا ہے وہ ان کے لئے کافی ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

قرآن مجید نے منافقین کی حالت کو بدترین قرار دیا ہے، یہاں تک فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ (النساء ع) کہ منافق جہنم کے بھی نچلے درجے میں ہونگے۔ قرآن پاک میں بکثرت منافقین کا تذکرہ فرمایا ہے۔ مگر ہر جگہ نفاق کی سزا جہنم ہی قرار دی ہے۔

ارتداد کے لغوی معنی منحرف ہو جانے یا پھر جانے کے ہیں مسلمان ہو جانے کے بعد کفر کو اختیار کرنا اصطلاحًا ارتداد کہلاتا ہے قرآن مجید نے ارتداد اور کفر کو ایک ہی قرار دیا ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ مسلمان ہو جانے کے بعد کسی وجہ سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ کفر، نفاق اور شرک کی طرح ارتداد بھی بڑا جرم ہے۔ قرآن مجید نے اسکی سزا بھی جہنم مقرر فرمائی ہے دنیوی طور پر کوئی سزا مقرر نہیں کی۔ ہاں فرمایا۔ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرہ ع) کہ جو لوگ مرتد ہو جائیں اور کافر ہونے کی حالت میں ہی مر جائیں ان کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ وہ جہنمی ہوتے ہیں۔ اور اسی میں رہتے رہیں گے۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا (النساء ع) کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر ایمان لائے۔ پھر کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے ہی گئے اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں فرمائیگا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھلائے گا۔

(۷)

الٰہی جماعتوں میں کفر، ارتداد اور نفاق وغیرہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی دکھاتا رہے۔ بیرونی اور اندرونی دشمنوں کی سازشوں کو ناکام کرکے حق کا بول بالا کرے اسی لئے مومنوں کو بشارت دی ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ (المائدہ ع) کہ اے ایماندارو! اگر تم میں سے ایک مرتد ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ایک جماعت لائیگا۔ جو خدا سے محبت کرنیوالے ہونگے۔ اور خدا ان سے محبت کریگا۔ وہ مومنوں کے آگے جھکے ہوئے ہونگے اور کافروں پر گراں ہونگے

(باقی دیکھیو صفحہ ۸ پر)

مشہور مفکر اسلام مشہور صحافی جناب مولانا محمد علی صاحب جوہر کے قلم سے

قتلِ مرتد اور قرآن مجید

قتل بربنائے ارتداد کے مسئلہ میں ہم قرآن پاک اور احادیث پر غور کرنے اور متعدد اکابر علماء سے گفتگو اور بحث مباحثہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قتلِ مرتد کا ذکر تو احادیث میں موجود ہے مگر یہ حکم ارتداد کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ دوسری قومی ملکی، سیاسی اور حربی ضروریات و مقتضیات اس قتل کی وجہ ہے۔

اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں قرآن پاک کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ قرآن حکیم میں قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ اس میں قتل و قتال کی اجازت صرف دو صورتوں میں دی گئی ہے۔ ایک تو فساد فی الارض کی صورت میں اور دوسرے نفس کے بدلہ اور قصاص کی صورت میں۔

اسلام درحقیقت امن و صلح کا ایک عالمگیر پیغام ہے اس میں ضمیر کی کامل آزادی انسان کو عطا فرمائی ہے۔ رُشد و ہدایت اور گمراہی اور ضلال کے دو صاف راستے بتلا دیئے ہیں جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں اس کے بعد انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جو چاہے راستہ اختیار کرے۔ مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ (الکہف آیت ۳۰)

دین کے بارہ میں سب سے پہلا محکم اور استوار اصول لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۷) کا بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں اور اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ ۲۵۷) یعنی ہدایت، گمراہی و ضلالت سے علیحدہ کر دی گئی ہے۔ یہ کھلا ہوا حکم ہے اور اس آیت کی تفسیر ابنِ کثیر نے ان الفاظ میں کی ہے "ای لاتکرھوا احدًا علی الدخول فی دین الاسلام"

یعنی کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے مجبور نہ کرو۔

جب جبر کے ذریعہ سے مسلمان بنایا نہیں جا سکتا۔ تو مسلمان رکھنے کے لئے جبر کا حکم کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ ایک طرف تو لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۷) کا اصول محکم موجود ہے اور دوسری طرف قتل مرتد کا کوئی ذکر قرآن میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ ایسی آیتیں ہیں جن سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ ارتداد کی سزا دنیا میں کوئی نہیں بلکہ آخرت میں اس کی سخت سزا قرار دی گئی ہے اور حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فرمایا گیا ہے۔ (البقرہ ۲۱۸)

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ قتل انسان کی صرف دو ہی صورتیں قرآن نے جائز قرار دی ہیں۔ (۱) ایک قصاص کی صورت میں اور (۲) دوسرے فساد فی الارض کی صورت میں۔ خدا نے دو جگہ فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیر بتلایا ہے۔ (۱) یعنی اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ ۱۹۲) (۲) اور اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ - ۲۱۸)

اور قتال کی اسی وقت تک اجازت ہے کہ جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے اور دین خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی جبر و اکراہ باقی نہ رہے۔ اور زور و دباؤ دین پر سے اُٹھ جائے۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ۔ (الانفال ۴۰) یعنی اس وقت تک قتال کرو کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین صرف اللہ اور خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ کہ جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے راستہ میں ان سے لڑو۔ مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ زیادتی کرنیوالوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ (البقرہ ۱۹۱)

سب سے پہلے جب قتال کی اجازت دی گئی تو وہ بھی اسی وجہ سے کہ جب مسلمانوں کو ظلم و ستم کا بلاوجہ نشانہ بنایا گیا اور ان کو اپنے وطن و دیار سے بلاوجہ نکالا گیا۔ اور مسلمانوں کی یہ جلاوطنی صرف اسی لئے عمل میں آئی کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے چنانچہ فرمایا کہ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ (الحج ۴۰، ۴۱) یعنی صرف اس جرم پر مسلمانوں کو گھر بار سے نکالا گیا۔ کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار رکھتے تھے۔ اس زیادتی کو دور کرنے اور آزادیٔ ضمیر کے حق کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو بھی قتال کی اجازت دی گئی۔ تاکہ دنیا سے یہ فتنہ جو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیرہ ہے دور ہو۔ نہ کہ دین کے معاملہ میں جبر و زیادتی روا رکھی جائے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ساتھ روا رکھی گئی۔ اور صرف اللہ کو پروردگار کہنے کے جرم میں ان کو دیس سے نکالا گیا۔ اس ضلالت و گمراہی کے دور کرنے کے لئے اور دین کے معاملہ میں ہر قسم کے دباؤ اور جبر کو ہٹا دینے اور صرف اللہ کے لئے دین کو خالص بنا دینے اور بنیادوں کو زور تحکم سے دین کو آزادی دلانے کے لئے خدا نے مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی تاکہ لَا إِكْرَاهَ کا اصول قائم ہو جائے۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ اسی چیز کو اختیار کرنے کی مسلمانوں کو اجازت دی جاتی جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان کو قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک طرف کفار کا یہ فعل کہ وہ اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اس حد تک ناقابلِ برداشت بتلایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف اسی فعل کے اختیار کرنے کی مسلمانوں کو اجازت دی جاتی ہے۔ یہ تو متضاد تھا۔ اصل یہ ہے کہ جس طرح مسلمان بنانے میں کوئی اِکْرَاہ جائز نہیں۔ اسی طرح مسلمان رکھنے پر بھی کوئی اکراہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ کیونکہ جب ایک عام اصول بیان کر دیا گیا۔ اور یہ کہہ دیا گیا کہ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔ تو اس کے بعد اس کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کہ قتلِ مرتد کی بھی صراحتاً نفی کی جائے۔ اس لئے کہ اس کی نفی تو لَا إِكْرَاهَ کے اصول کا اعلان کرتے ہی خود بخود ہو گئی۔

پھر صرف ایک ہی جگہ اس اصول کو بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ بار بار مختلف پیرایۂ بیان میں اس کی حقیقت کو واضح کیا

کیا گیا ہے۔ مثلاً قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف ۳۰) اے پیغمبر کہدو کہ حق تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔ یعنی خدا نے توحق بیان فرما دیا ہے۔ اب لوگوں کو اختیار ہے کہ اسے مانیں یا نہ مانیں۔ کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (یونس ۱۰۰)

کہ اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ تمام لوگ جو زمین پر بستے ہیں ایمان لے آتے۔ تو کیا تم سب کو مجبور کر سکتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا۔ کہ خدائے بزرگ و برتر نے جبر کو پسند نہیں فرمایا۔ اور بندوں کو خود اختیار دیا ہے کہ وہ کفر و ایمان و ضلالت و ہدایت میں سے جس کو چاہیں اختیار کریں۔ ورنہ اگر وہ جبر کو پسند کرتا۔ تو سرے سے انسان کو پیدا ہی ایسا کرتا کہ کفر میں مبتلا ہونا اس کے امکان سے باہر ہوتا۔

جب بندوں کی ضلالت اور گمراہی سے رسول اللہ بہت زیادہ کڑھنے اور دُکھ محسوس فرمانے لگے۔ تو خدا نے جابجا یہ کہکر آپؐ کی تسکین فرمائی۔ کہ آپ تو صرف رسُول ہیں اور پیغام الٰہی کا پہنچا دینا آپؐ کا فرض ہے اور بس۔ مثلاً مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ (مائدہ ۱۰۰)

مرتدین کا ذکر کلام پاک میں متعدد جگہ آیا ہے۔ اور قرآن کی آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے۔ بلکہ بعض نے تو یہ وطیرہ اختیار کر رکھا تھا۔ کہ کچھ دنوں کے لئے ایمان لاتے اور پھر کافر ہو جاتے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اصلی مسلمانوں کو گمراہ کر دیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ کہ

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔ (آل عمران ۷۳)

اہل کتاب کی ایک جماعت کہتی ہے کہ دن کے ایک حصہ میں اس چیز پر ایمان لے آؤ۔ جو مومنوں پر نازل ہوئی ہے (قرآن) اور اس کے آخری حصہ میں اس سے انکار کر دو۔ تاکہ وہ بھی (یعنی مسلمان) لوٹ آئیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی شرارتیں کی جایا کرتی تھیں۔ مگر اس کے باوجود ان کے قتل کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی جگہ مرتدین کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (النحل ۱۰۷)

جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر میں مبتلا ہوتا ہے سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو

ایسا شخص جس کا کفر پر شرح صدر ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔

اس آیت میں بھی قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ عذاب آخرت کی صورت میں سزا مقرر کی گئی۔ ایک اور آیت ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَ لَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا۔ (النساء: ۱۳۸)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔ اور نہ ان کو سیدھے راستہ کی ہدایت کرے گا۔

اس آیت میں اسلام کے بعد کفر اور کفر کے بعد اسلام اور پھر کفر کا ذکر ہے۔ یعنی دو مرتبہ اسلام لانے کے درمیان میں بحالتِ کفر زندگی کا ثبوت موجود ہے۔ جو سزا قتل کے خلاف ایک بیّن دلیل ہے۔ اگر ارتداد کی سزا قتل ہوتی تو بار بار ایمان لانے اور بار بار مرتد ہونے کی نوبت ہی نہیں آسکتی تھی۔ بلکہ پہلی ہی مرتبہ کے ارتداد پر زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔

ایک جگہ اور ارتداد کا ذکر ہے۔ مگر سزائے قتل کا کوئی ذکر نہیں:۔

کَیْفَ یَھْدِی اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَشَھِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَ اللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (آل عمران ۸۷، ۸۸)

اللہ اس قوم کو کس طرح ہدایت کرے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ اور جو لوگ گواہی دیتے تھے۔ کہ رسول حق ہے اور ان پر واضح دلائل آگئے اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا۔ اور ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

اس آیت میں صاف صاف اہل ردۃ و کفر کی سزا بیان کر دی گئی ہے مگر قتل کی سزا کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلام محض ارتداد کی بناء پر کوئی سزا دنیا میں تجویز نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کا اوّلین محکم اصول لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ہے۔

ان تمام آیات پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کی رُو سے ارتداد محض کی کوئی سزا اس دنیا میں اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہے۔ (روزنامہ ہمدرد دہلی ۱۹ار فروری ۱۹۲۵ء)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۴)

راہِ خدا میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہیگا دیگا اللہ تعالیٰ بڑی وسعتوں کا مالک اور خوب جاننے والا ہے۔

خلاصہ بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرک، کفر، نفاق اور ارتداد کی سزا جہنم مقرر فرمائی ہے۔ انسانوں کو اس بارے میں سزا دینے کا اختیار نہیں دیا۔ البتہ اگر کوئی شخص مسلمان کہلانے یا مشرک یا منافق یا مرتد ہونے کے بعد اگر مسلمانوں سے برسرِپیکار ہو اور ان سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو قانوناً اور شرعاً وہ سزا کا مستحق ہے۔ وہ ایک محارب ہے لیکن اس سزا کو محض شرک و کفر، نفاق اور ارتداد کی سزا قرار دینا عدم تدبر فی القرآن کی کھلی مثال ہے بلکہ موجودہ علماء کی پیش کردہ صورت تو درحقیقت قرآن مجید کے فلسفۂ تعزیرات و حدود کے منافی ہے۔

تضمین حقائق

ما مسلمانیم از فضلِ خُدا ؏ مُصطفٰے مارا امام و پیشوا (درثمین فارسی)

(جناب چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے)

ہم مسلماں ہیں بفضلِ کبریا　　مصطفٰے اپنا امام و پیشوا
یہ فقط دعوٰی نہیں اے ہمدمو!　　ساتھ اس کے ہے دلِ صدق و صفا
کون ہے دین کے لئے سینہ سپر　　آزمائش تم نے کی ہے بارہا
کس نے مغرب کو دیا پیغامِ حق　　گھر بنایا کس نے واں اللہ کا
کس نے لہرایا عَلم اسلام کا　　کس نے اس کا بول بالا کر دیا
کس نے دُنیا کے سیاہ خانوں میں آج　　نُورِ قرآں سے اُجالا کر دیا
کس نے پہچانا جری اللہ کو　　جس کے حق میں ہے سلامِ مصطفٰے"
اِکتسابِ نورِ حق کے واسطے　　آج کس کے در پہ ہیں شاہ و گدا
اِن حقائق کی بنا پر دوستو　　ذرّہ ذرّہ ہے مِرا نغمہ سرا

"ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰے مارا امام و پیشوا"

سرورِ کونینؐ تیرے فقر پر سب کچھ نثار

محترم جناب نسیم سیفی صاحب

بیچ دی اپنی شرافت جس نے "اُس بازار" میں
دندناتا ہے وہی قوم و وطن کے پیار میں

میکدہ میں ہوش کھو کر یوں ہُوا ہے نعرہ زن
جیسے بیٹھا ہو حرم کے سایۂ دیوار میں

سوچ لے کچھ اَور بھی ایذا رسانی کے طریق
آبلہ پا ہیں بہت خوش وادیٔ پُرخار میں

جو بَلائے ناگہانی ہو اُسے خوش آمدید
ہے ازل سے یہ بھی شامل سنّتِ ابرار میں

اُن کو کیا معلوم کیا ہوتی ہے تقدیسِ قلم
جن میں ہو رُوحِ تعصب، گندگی افکار میں

سرورِ کونینؐ تیرے فقر پر سب کچھ نثار
ہم بھی خاک آلُود آئے ہیں ترے دربار میں

کون اور کیسے کرے تیری زباں بندی نسیمؔ
شعر کہہ سکتا ہے تُو زنجیر کی جھنکار میں

تم اور حکیمِ مشرق؟

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

ہر بات تمہاری سوئے ادب، ہر لفظ تمہارا گالی ہے
اک پیڑ جو ہے کانٹوں سے بھرا اور پھول سے یکسر خالی ہے

دعوائے تلمذ کیا کہنا اُستاد کے بھی اُستاد ہو تم
شوریدہ سری نے فطرت ہی ایسے سانچے میں ڈھالی ہے

پندارِ خطابت! شرم کرو کیا اس کو خطابت کہتے ہیں
جو جھاگ نکلتی ہے مُنہ سے کینہ کی غلاظت والی ہے

تم اور حکیم مشرق بھلا دونوں کا اکٹھا ذکر ہو کیوں؟
دونوں میں ہے بُعدِ ارض و سما اک فکر ہے ایک جگالی ہے

ہے قہرِ خدائے کون و مکاں شوریدہ سروں کے گھر کا نشاں
اس پیڑ پہ ہے بجلی کی نظر جس پیڑ کی شورش ڈالی ہے

باتیں نہ بناؤ بڑھ بڑھ کر تم اس سے ہو یکسر بیگانہ
سرکارِ دو عالم سے جو عقیدت خون سے ہم نے پالی ہے

مفسد کا نسیم انجام ہمیشہ اس سے اوجھل رہتا ہے
پرکھا ہے زمانے کو ہم نے دُنیا بھی دیکھی بھالی ہے

مٹا سکو گے نہ تم نقشِ پائے اہلِ وفا

(محترم جناب نسیم سیفی کے قلم سے)

ہر ایک بات میں سازش ہر ایک کام فریب — "قرارداد" کی خاطر ہر اہتمام فریب

دجل کو خدمتِ ختمِ رسلؐ سمجھتے ہو — نہیں ہے یہ تو بتاؤ ہے کس کا نام فریب

غرورِ تاجِ شہی میں چلو نہ اُلٹی چال — رہِ حیات میں ہے جَہدِ ناتمام فریب

مٹا سکو گے نہ تم نقشِ پائے اہلِ وفا — وہی مٹے گا ہے جس کا ہر ایک گام فریب

سنو سنو تو صدائے جرس سنو تو سہی — خرامِ ناز کا ہے اب خیالِ خام فریب

جو آپ عشقِ محمدؐ سے ہیں تہی دامن — زمانے بھر کو ہے اُنکی صلائے عام فریب

شرارِ بولہبی کو جو دے رہے ہیں ہوا — اُنہیں کے منہ سے ملے امن کا پیام فریب

خوش اعتقاد ہیں کتنے اُنھیں خدا سمجھے — ہمیں خبر ہے کہ ہے سیفِ بے نیام فریب

وہ دندنا تو رہے ہیں مگر خدا کی قسم — ضرور دے گا انہیں انکا یہ مقام فریب

نمازِ عشق پہ اترا رہے ہیں مَے پی کر — سجود ان کا دغا ہیں تو ہے قیام فریب

نسیم جن کے دماغوں پہ ہے فریب سوار — وہ چاہتے ہیں کہ ہو جائے ہر نظام فریب

تھوکتے ہیں چاند پر آپ اور ہوتے ہیں ذلیل

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

زندگی کا حسن ہے تزئینِ اخلاقِ جمیل
خوبصورت زندگی ہے زندگانی کی دلیل

اک پرستارِ بتانِ آذری ہے حملہ کوش
ہے نگاہِ مصطفےٰؐ اپنے لئے مثلِ فصیل

آپ تو ہیں دشمنانِ انبیاء کے ہمزباں
اور بفضلِ ایزدی ابرار کے ہم ہیں مثیل

موت سے اُلفت عطا کرتی ہے ہم کو زندگی
اور حیاتِ عارضی کے آپ ہیں یکسر قتیل

آپ پندارِ جلال و شوکت و سطوت کے صید
ہم ہیں لاشئے اور یہی ہے اپنی رفعت کی دلیل

ہم نے ذرّوں سے محبت کر کے پائی ہے جلا
تھوکتے ہیں چاند پر آپ اور ہوتے ہیں ذلیل

پگڑیاں اشراف کی اب تو اچھالی جائیں گی
کام ان کو مل گیا مل کر کریں سارے رذیل

سر بسجدہ ہے نسیمؔ اپنوں پرایوں کیلئے
تو دعا کی دے اُسے توفیق اے ربِّ جلیل

ہم سے نہ اُلجھو!

از جناب نسیم سیفی صاحب

درویشِ درِ شاہِ دو عالم سے نہ اُلجھو
ہم کچھ بھی نہیں ہیں، نہ سہی، ہم سے نہ اُلجھو

اس فقر کی تقدیر ہے افلاک نشینی
ہشیار، کہ دریوزہ گرِ غم سے نہ اُلجھو

آنکھوں میں شرارے بھی چمکتے ہوں تو کیا ہے
اے کم نظرو! تم نگہِ نم سے نہ اُلجھو

خاکِ رہِ طیّبہ ہیں ہمیں فخر ہے اس پر
ہم رہگذرِ عشق میں ہیں ہم سے نہ اُلجھو

بیش و کمِ دُنیا تو ہے ڈھلتا ہوا سایہ
اِتراؤ نہ تم بیش پہ اور کم سے نہ اُلجھو

آزادیٔ افکار پہ لگتے نہیں پہرے
دریاؤں کے بپھرے ہوئے عالم سے نہ اُلجھو

راحت کدۂ عیش و تنعّم میں رہو مست
دلداریٔ ملّت کے غم و ہم سے نہ اُلجھو

کہنا ہے اگر کچھ تو نسیم ان سے کہو یہ
تم سب سے اُلجھتے ہو، مگر ہم سے نہ اُلجھو

ایک صحافی معاندِ سلسلہ سے خطاب

(جناب نسیم سیفی صاحب)

دشنام و دل آزاری و جاں سوختنی ہے
کہتے ہیں کہ وہ نرم صداؤں کا دھنی ہے

اللہ رے اِس فرقۂ زہاد کی رسمیں
عصیاں کی ہے چادر جو ہر اک سر پہ تنی ہے

ظاہر میں سوئے کعبہ رواں رہتے ہیں ہردم
در پردہ غلامانِ محمدؐ سے ٹھنی ہے

ملت کی جڑوں پر ہے تبر دست و زباں کا
اب کس سے بنے آپ کی، کب، کس سے بنی ہے

اپنے تو کبھی کانٹا بھی چبھ جائے تو فریاد
اور قوم کے حلقوم پہ نیزہ کی انی ہے

بیٹھے رہو بدمستیٔ صہبا کے سہارے
زردار کی دیوار تلے چھاؤں گھنی ہے

تقدیسِ قلم بیچ کے بھرتے رہو ساغر
حق بات جو کہتا ہے، وہ گردن زدنی ہے

کہنے کو تو کہتے ہو سلیقے سے ہر اک بات
عقرب کی طرح فطرتِ بد، نیش زنی ہے

بازار میں بکتی ہیں نسیم ان کی ضمیریں
جن لوگوں کی ہر قدر فقط نفسِ دنی ہے

"تمام کلمہ گو مسلمان ہیں"

جہاں تک احمدیوں کے مسلمان ہونے کا سوال ہے وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح مسلمان ہیں۔ ہر کلمہ گو جو توحید اور رسالت پر یقین رکھتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ختم المرسلین سمجھتا ہے مسلمان ہے۔ احمدی بھی توحید اور رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ ان کی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور قرآن کریم میں دوسرے مسلمانوں سے کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو پھر ان کو دائرۂ اسلام سے کس طرح خارج کیا جا سکتا ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو نبی کہا ہے۔ تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق انہوں نے کسی ایسی نبوّت کا ہرگز ہرگز دعویٰ نہیں کیا۔ جس سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک شان ہوتی ہو۔ بلکہ ان کا دعویٰ صرف یہ ہے کہ مَیں نے جو کچھ پایا ہے اپنے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور آپ کے عشق میں سرشار اور فنا ہو کر پایا ہے اور یہ چیز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلند کرنے والی ہے نہ کہ کم کرنیوالی۔

میرے بعض بھائی شاید میرے اس بیان کو پڑھکر لاحول کا دَور شروع کر دیں۔ لیکن مَیں ان سے گزارش کرونگا کہ اسلام کسی کی میراث نہیں۔ یہ تو ان لوگوں کا تابندہ مستقبل ہے جو اسکے اصولوں کو عملی زندگی میں اپناتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم مذہبی، لسانی اور نسلی امتیازات سے بالاتر ہو کر ملک و ملّت کی تعمیر میں حصّہ لیں۔ تعصبات کو ختم کر کے تمام کلمہ گو افراد کو مسلمان سمجھیں اور ان فتویٰ باز ملاؤں کے پیچھے نہ چلیں جو محض اپنی دکانداری کی خاطر اسلام دشمن قوتوں کے اشارے پر ہم مسلمانوں میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلا رہے ہیں۔

رب نواز چانڈیو۔ بی اے۔ ایل ایل۔ بی
ایڈووکیٹ۔ ڈیرہ غازیخان

۲۹/۶/۷۳

حاصلِ مُطالعہ

(محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

۱- "ربوہ پلان"

"کیا آج افریقہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے؟ کیا آج امریکہ کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے؟ کیا آج چین اور جاپان کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے یا شمالی علاقوں کا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ اسلام غالب آئے گا اور عیسائیت شکست کھا جائے گی۔ کیا کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ ربوہ میں ...... سے وہ لوگ نکلیں گے جو واشنگٹن اور نیویارک اور لنڈن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے .... اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج تم چھین کے لاؤ گے اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے۔"

(حضرت مصلح موعودؓ کا خطاب مطبوعہ الفضل ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

۲- فرقان کا اسلحہ

حضرت مصلح موعودؓ کی زبان مبارک سے ۱۹۵۳ء کا ایک دلچسپ واقعہ۔

"ایک دفعہ ایک سی آئی ڈی کا آفیسر (ربوہ) آیا ایک پٹھان لڑکے کو اس نے دیکھا کہ وہ بیوقوف بنا ہے اور اس کی تعلیم اچھی نہیں ہے اس لئے اس نے خیال کیا کہ اس نوجوان سے بات معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے اسے کہا کہ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں تم نے لڑائی کا سامان رکھا ہے۔ اس لڑکے نے کہا تم میرے ساتھ آؤ۔ چنانچہ اس لڑکے نے اس سی آئی ڈی کے افسر کو ساتھ لیا اور ایک مسجد میں لے گیا وہاں قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ اس لڑکے نے کہا کہ یہ ہماری لڑائی کی تیاری ہے اس افسر نے کہا یہ کیا تیاری ہے میں نے تو پوچھا تھا کہ وہ جگہ دکھاؤ جہاں تمہارے ہتھیار پڑے ہوئے ہیں ...... وہ لڑکا کہنے لگا آپ آئیے میں تمہیں اور جگہ دکھاؤں جہاں ہمارا فوجی

سامان پڑا ہوا ہے۔ وہ افسر خوش ہو گیا اور اسکے ساتھ ہو لیا۔ چنانچہ وہ پھر اسے ایک مسجد میں لے گیا وہاں بھی قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا وہ افسر کہنے لگا تم مجھے پھر ایسی جگہ لے آئے ہو جہاں قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے اس لڑکے نے کہا نہیں تو یہی فوجی سامان دیا جاتا ہے .... وہ افسر سمجھتا ہوگا کہ شاید یہ لڑکا بہت بیوقوف ہے لیکن تھا وہ بڑا عقلمند .... قرآن کے ذریعہ مقابلہ کرنا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے "تلوار اور بندوق قرآن کریم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی جس کے ساتھ قرآن ہے اس کے ساتھ سب کچھ ہے۔ اور جس کے ساتھ قرآن نہیں ساری دنیا کے توپ خانے، ہوائی جہاز اور گولہ بارود بھی اس کے پاس موجود ہوں تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۵۹ء صفحہ ۲)

۳۔ قرآن مرزا محمود کے پاس ہے

مدیر "زمیندار" مولانا ظفر علی خان صاحب نے ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو مسجد خیر الدین امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ تم میں پہلے ہے جو کوئی قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے؟ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶۔ مؤلفہ مظہر علی صاحب اظہر جنرل سیکرٹری مجلس احرار)

۴۔ "مجاہد اوّل" کا عبرتناک انجام

اگر جماعت احمدیہ کی تکفیر "جہاد" ہے تو اسکے "مجاہد اوّل" مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ فرقہ اہلحدیث ہیں جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں اوّل المکفرین کی حیثیت سے فتویٰ کفر دیا۔ حضرت مہدی موعودؑ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

اے وہ شخص جو میری تکفیر پر کمر بستہ ہے تیرا اپنا گھر ویران ہے مگر تو کسی اور فکر میں ہے۔

حضرت امام مہدی کی اس جلالی پیشگوئی کے مطابق بٹالوی صاحب کس طرح خدا کی قہری تجلیات کا شکار ہوئے اور

کس طرح اُن کی خانہ ویرانی انتہا تک پہنچی اس کی تفصیل انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ جلد ۲۲ (۱۹۰۹ء) میں بیان کر دی تھی جو رہتی دُنیا تک نشانِ عبرت رہے گی۔ چنانچہ اپنے بیٹوں، بیٹیوں اور داماد کی بدعملیوں کا نقشہ کھینچتے اور اپنے خلاف سب کی بغاوتوں کا نام بنام قصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میرے لڑکوں کی سفاہت درجہ فسق کو کامل کرکے درجہ کفر کو پہنچ گئی ہے۔ ..... مجھے ظن غالب قریب بہ یقین پیدا ہو گیا ہے کہ اگر میں اپنی جائیداد کو جو پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ مالیت کی ہے اپنی ملک میں چھوڑ کر مروں گا تو ان نالائقوں میں جو زناکاری شراب خوری میں مبتلا ہیں وہ اس مال کو تھوڑے دنوں میں رنڈی بازی و شراب خوری میں تلف کر دیں گے۔" (صفحہ ۲۰۳-۲۰۴)

"میری اولاد و متعلقین خلاف ورزی احکام شریعت اور تحصیل علوم دینی سے انکار پر مصر ہو گئے۔ بعض نے میرے منہ پر صاف کہہ دیا کہ تو ہمارا باپ نہیں اور بعض غائبانہ کہنے لگ گئے کہ یہ ہمارا باپ کیسا ہے کہ ہمارے لئے کچھ وراثت چھوڑنا نہیں چاہتا سب سے بڑا لڑکا عبدالسلام ہے دُوسرا اس سے چھوٹا محمد اطہر تیسرا اس سے چھوٹا احمد حسین چوتھا اس سے چھوٹا عبدالنور (جو ایک والدہ سے ہیں) پانچواں عبدالشکور جو دوسری والدہ سے ہے ان سب میں اوّل درجہ کا متکبر اور میری اطاعت سے سرکش نمبر اوّل ہے اُس نے سرکشی اختیار کی تو پھر جو سرکش ہو کر اور تحصیل علوم دینی سے انکاری ہو کر بھاگا اس کو اُس نے اپنے پاس جگہ دی اور روپیہ پیسہ سے اُس کی مدد کی اور سب سے بڑھ کر بدچلنی اختیار کرنے والا اور مجھے جانی و مالی ایذاء پہنچانے والا نمبر چہارم و پنجم ہے اور احکام شریعت نماز وغیرہ کا استخفاف اور تحصیل علوم دینی کے انکار سے تو کوئی بھی خالی نہیں اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو اسلام چھوڑ کر عیسائی یا آریہ ہو جانے کا ارادہ کر چکے تھے بعض جو میرے جبر سے نماز میں کھڑے ہو گئے تو بے وضو، بلا استنجاء بول و براز اور بعض نماز کو صریح گالیاں بھی دے چکے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو قانونی جرائم کے بھی مرتکب ہو گئے ہیں اور اُن کے مقدمات کی مثلیں عدالت میں موجود ہیں اور بعض میری جان کو نقصان پہنچانے کا ارادہ بھی ظاہر کر چکے ہیں۔" (صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

؎ دیکھے مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

۵۔ دیوبندی اُمت کے "محمد ثانی" کا فتویٰ

"احیاءِ حق کے واسطے کذب درست ہے مگر !

تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو
کذب صریح بولے "

(فتاویٰ رشیدیہ" از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صفحہ ۴۶)

۶ - احراری "امیر شریعت" صاحب کی کتاب زندگی

فرمایا:-

(۱) "بیٹا جب تک یہ کتیا (زبان) بھونکتی تھی سارا برصغیر ہندو پاک ارادتمند تھا اس نے بھونکنا چھوڑ دیا ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں رہا کہ میں کہاں ہوں "

(امروز لاہور ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(۲) "ایک شکار کو دیکھ کر بھونکنا شروع کر دیتا ہے اور دوسرا اس کی تقلید میں بھونکنا شروع کر دیتا ہے تو اس طرح میری جان پر بنی ہوئی تھی۔ میں دیکھ رہا تھا شکار کو اور تمہارے در پر بھونکا کل جس دروازے پر گیا اس نے لاٹھی رسید کی بے ایمان سونے نہیں دیتا "

("خطبات امیر شریعت" صفحہ ۳)

۷ - "تبرکات" اقبال

"چوہدری صاحب نے مجھے ساتھ لیا اور علامہ اقبال کے ہاں گنٹھ پہلے چلے گئے۔ فرمایا۔ دس منٹ پہلے لوٹ آنا۔ علامہ گاؤ تکیہ کی ٹیک لئے بیٹھے تھے حقہ کی نے منہ میں تھی علامہ نے کہا اوئے افضل حق ایتھاں خنزیراں نوں ایتھے کیوں بلایا ای (افضل حق ان خنزیروں کو یہاں کیوں بلایا ہے) چوہدری صاحب بولے " اونہاں خنزیراں نے سانوں ایتھے بلایا اے (ڈاکٹر صاحب ان خنزیروں نے مجھے یہاں بلایا ہے) تے ایہہ کوئی شوراں دا بار اے (ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ کوئی سوروں کا بھٹ ہے) چوہدری صاحب مسکرا دیئے قدرے توقف کیا پھر میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب یہ شورش کاشمیری ہے۔"

(بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل از جناب شورش صفحہ ۱۱-۱۲ طبع اول ۱۹۷۲ء مطبع چٹان پرنٹنگ پریس لاہور)

۸ - ایک قلمی چہرہ

اخبار "مجاہد" مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۸ میں ایک غیر احمدی دوست کا حسب ذیل تحریری بیان شائع ہوا:-

"ختم نبوت کے مسئلہ پر عام پیشہ ور واعظین کا بیان نہایت بازاری اور سوقیانہ ہوتا ہے پچھلے دنوں مولانا (لال حسین اختر)..... ڈیرہ تشریف لائے تھے انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق جو کچھ کہا وہ صرف بازاری ہی نہیں بلکہ غیر اسلامی بھی تھا کیونکہ انہوں نے اپنی صداقت کا اظہار فریق ثانی کو فحش ترین گالیاں دے کر کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو آپ مجدد و نبی تسلیم نہ کریں لیکن انہیں

فحش ترین گالیاں دینے کا حق آپ کو کس شریعت کی رُو سے حاصل ہوا۔ صرف یہی نہیں کہ اسلامی متانت و سنجیدگی ہی بازاری طرزِ گفتگو کی متحمل نہیں بلکہ خدائے اسلام نے واضح اور کُھلے ہوئے الفاظ میں مسلمانوں کو کسی کے پتھر کے خداؤں کو بھی بُرا بھلا کہنے سے پرہیز کی تلقین کی ہے چہ جائیکہ آپ ایک ایسے انسان کو فحش ترین گالیاں دیں جس کی غلامی کا حلقہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی گردن میں ہے۔ حق و صداقت کے اظہار کے لئے شریفانہ طرزِ مخاطب اور دلائل کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ گالیوں کی نہیں۔ گالیاں وہی دیتا ہے جس کے پاس دلائل کی کمی ہو۔"

(بحوالہ الفضل ۲۸ فروری ۱۹۵۱ء صفحہ ۲ کالم ۱-۲)

۹۔ "میاں لال حسین ملازم انجمن کی علیحدگی"

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے آنریری جائنٹ سیکرٹری محمد منظور الٰہی صاحب نے ۱۹۳۲ء میں محولا بالا عنوان کے تحت درج ذیل اعلان شائع کیا تھا جس کی تردید کرنے کی جرأت "میاں لال حسین" کو زندگی کے آخری سانس تک ہو سکی، ہو نہ ہو سکی۔

"میاں لال حسین کو کچھ عرصہ صیغہ تحصیل و تبلیغ میں کام کرنے کے بعد اراضی اوکاڑہ پر لگا دیا گیا تھا جہاں اُس نے انجمن کے مفاد کے خلاف انجمن کے روپیہ سے گھی کی تجارت شروع کر دی اور ملازمین انجمن کو گھی کی خرید پر استعمال کرنا شروع کر دیا اور وہاں سے گھی فروخت کرنے کیلئے بہانہ انجمن کے کام کا کر کے سفر خرچ انجمن سے وصول کیا۔ خود بھی خلاف دیانت کام کرتا رہا اور دوسرے ملازموں کو بھی ترغیب دیتا رہا اور پھر جب مینیجر نے باز پُرس کی تو اُسکے خلاف بے بنیاد افواہوں کی بنا پر جھوٹے الزام لگانے شروع کر دیئے اور پھر افسران متعلقہ کے رُوبرو اس کا اعتراف کیا اور اپنی تحریر بھی اسکے متعلق لکھ کر دی۔ جب اپنی دیانت و امانت کا پردہ اس طرح چاک ہوتے دیکھا تو جھٹ رخصت لی اور پھر استعفاء داخل کر دیا اور اب اُسے مذہبی اختلاف کا بہانہ بنا لیا اور مسلمانوں کی مذہبی حِس سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسا خلافِ دیانت کام کرنے والا شخص کہاں تک صداقت کا دعویٰ کر سکتا ہے اسلئے احباب مطلع رہیں کہ یہ شخص نہ اب انجمن کا ملازم ہے اور نہ سلسلہ احمدیہ کا ممبر۔"

("پیغامِ صلح" ۲۷ اپریل ۱۹۳۲ء صفحہ ۲ کالم ۱)

۱۰۔ احراری "امیر شریعت" اور قائدِ اعظم

"میں نے قائدِ اعظم کے بُوٹ پر اپنی داڑھی

رکھی پردہ نہ پسیجے "

(زمیندار ۱۴ر نومبر ۱۹۲۹ء)

اندرا گاندھی کے والد کی بلند شان صدر احرار کی نظر میں۔

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر
لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا
سکتے ہیں "

(چمنستان مجموعہ کلام مولانا ظفر علی خاں ص ۱۶۵)

۱۱۔ عجمی اسرائیل کون؟

(۱)۔ اخبار زمیندار ۸ر ستمبر ۱۹۲۵ء نے مسلمانان برصغیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"تم کہلاتے تو میری امت ہو مگر کام یہودیوں
بت پرستوں کے کرتے ہو تمہارا شیوہ
وہی ہو رہا ہے جو عاد اور ثمود کا تھا کہ رب العالمین
کو چھوڑ کر بعل، یغوث، نسر اور یعوق کی
پرستش کر رہے ہیں "

(۲) اخبار البشیر اٹاوہ نے ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء میں لکھا:۔

"پیغمبر آخر الزمان کے آنے سے پہلے عیسائیوں
اور یہودیوں میں جو فرقہ بندی تھی ان کی تاریخ
اٹھا کر پڑھو اور پھر آجکل کے علمائے اسلام
کا ان سے مقابلہ کرو تو صاف طور پر ثابت ہو
جاتا ہے کہ آج بہت سے علماء اسلام
کی جو حالت ہے وہ فوٹو ہے اس زمانہ
کے علمائے یہود اور نصاریٰ کا "

(۳) اخبار وکیل ۱۵ر جنوری ۱۹۲۸ء نے لکھا:۔

"اس مرض کا حدوث آج سے نہیں بلکہ آج
سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔
مسلمانوں نے پہلے انفرادی زندگی میں
یہود اور نصاریٰ کی اتباع کی اور اب
اجتماعی زندگی میں کرنے لگے اسکا نتیجہ
تنسیخ خلافت ہے "

(بحوالہ "رہنمائے تبلیغ" ص ۱۱۳-۱۱۴)

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھکر شرمائیں یہود

(اقبال)

۱۲۔ مودودی اور یہودی

جمعیتہ علماء اسلام کے رسالہ ترجمان اسلام ۲۰ر مارچ ۱۹۷۰ء کے حوالہ سے مودودی صاحب کے ایک بیان کا اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"ہم بھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ عربوں کی خاطر
ہم ساری دنیا کے یہودیوں سے اپنے تعلقات
کو کیوں خراب کریں۔ یہودی دنیا کی تمام بڑی
بڑی طاقتوں پر چھائے ہوئے ہیں وہ ہمیں
بھارت سے زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں "۔

۱۳۔ مفتی مکہ معظمہ کا فتویٰ

ایک عرصہ سے حرمین شریفین کے علماء یہ شرعی فتویٰ دے چکے ہیں کہ اہلحدیث (غیر مسلم اقلیت نہیں) واجب القتل ہیں۔ چنانچہ علامہ عبدالکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکہ نے

واضح فتویٰ دیا۔

"هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ قَتْلُهُمْ
وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ لَهُ حَدٌّ وَنَصْلٌ
وَافِرٌ بَلْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ قَتْلِ أَلْفِ
كَافِرٍ فَهُمُ الْمَلْعُوْنُ وَفِيْ سِلْكِ
الْخُبَثَاءِ مُنْخَرِطُوْنَ"

(حسام الحرمین ص۱۷۶-۱۷۹)

کہ وہ بدکار کافر ہیں۔ سلطانِ اسلام پر کہ سزا
دینے کا اختیار اور سنان وپیکان رکھتا ہے
اُن کا قتل واجب ہے۔ بلکہ ان کا قتل ہزار
کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ یہ ملعون
ہیں اور نہایت گندے لوگوں کی لڑی میں
بندھے ہوئے ہیں۔

ہمارے نزدیک تو اسلام کسی مُفتی، کسی فقیہہ شہر، کسی وارث محراب و منبر یا کسی رکن اسمبلی کا یہ حق تسلیم ہی نہیں کرتا کہ وہ کسی مسلمان کہلانے والے کو "غیر مسلم" بنا ڈالے۔ مگر جو اصحاب آزاد کشمیر اسمبلی کی حالیہ رُسوائے عالم اور شرمناک قرارداد کو گویا کتاب اللہ کا درجہ دے رہے ہیں وہ مندرجہ بالا فتویٰ پر عملدرآمد کرانے کی تحریک کیوں نہیں چلاتے؟ کیا ایک رکن اسمبلی کو شریعت اسلامیہ کوئی ایسا مخصوص و ممتاز حق عطا کرتی ہے جو حرم شریف کے مفتی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ یا للعجب۔

۱۴۔ پاکستان کے مجاہد مودودی صاحب کے نزدیک باعثِ ننگ ہیں

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہمارا شاعر اسے اپنے خاندانی مفاخر میں شمار کرتا ہے۔ ع

سو پُشت سے ہے پیشۂ آبا سپاہ گری

حالانکہ کسی شخص کا پیشہ ور سپاہی ہونا حقیقت میں اس کے اور اس سے تعلق رکھنے والوں کے لئے باعثِ ننگ ہے نہ باعثِ عزت۔"

("مسلمانوں کا ماضی و حال" از ابوالاعلیٰ مودودی ص۱۱)

۱۵۔ پُورے ہندوستان کو پاکستان بنانے کا عزم

سیدنا حضرت مُصلح موعودؓ کا ولولہ انگیز ارشاد:۔

"کیا سپین ہیں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اُسے بھول گئے ہیں۔ ہم یقیناً اُسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے اسی طرح ہم ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے۔ ہماری سُستی اور غفلت سے عارضی طور پر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے گیا ہے۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جاکر کُند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کرکے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔"

(ٹریکٹ "پارلیمنٹری مشن اور ہندوستانیوں کا فرض")

۱۶۔ ممالکِ اسلامیہ کی ترقی و عروج کے لئے دُعا

حضرت مُصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت کے دوران فرمایا:۔

"آج تو دمشق اور مصر رُوس کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کسی طرح اس سے کچھ مدد مل جائے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دمشق اور مصر کے مسلمانوں کو پکا مسلمان بھی بنائے اور پھر دنیوی طاقت بھی اتنی دے کہ دمشق اور مصر رُوس سے مدد نہ مانگے بلکہ رُوس دمشق اور مصر کو تاریں دے کہ ہمیں سامان بھیجو اسی طرح امریکہ ان سے یہ نہ کہے کہ ہم تمہیں مدد دیں گے۔ بلکہ امریکہ شام، مصر، عراق، ایران، پاکستان اور دوسری اسلامی سلطنتوں سے کہے کہ ہمیں اتنے ڈالر بھیجو ضرورت ہے۔ ورنہ ہم تو خالص دین کے بندے ہیں اور دُنیا سے ہمیں کوئی غرض نہیں،... خلافت کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ مسلمان نیک رہیں اور اسلام کی اشاعت میں لگے رہیں۔ یہانتک کہ اسلام کی اشاعت دُنیا کے چپہ چپہ پر ہو جائے۔ اور کوئی غیر مسلم باقی نہ رہے اگر یہ ہو جائے تو ہماری غرض پوری ہو گئی" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۶)

؎ شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

۱۷۔ کفر و اسلام کی جنگ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۲ء میں فرمایا:—

"جس دن کفر کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم اسے دُنیا سے مٹا دینے والے ہو وہ یقیناً سختی سے تمہارا مقابلہ کرے گا اور تمہاری گردنوں میں اور تمہارے سینوں میں، تمہارے جگر میں خنجر گاڑ دے گا اور کفر اپنا سارا زور لگائے گا کہ اسلام کو قتل کر دے اور اسلامی عمارت کو منہدم کر دے گو ابھی وہ دن دُور ہیں لیکن آہستہ آہستہ قریب آتے جاتے ہیں۔ اب بھی کئی ممالک ایسے ہیں جن میں احمدیت کا داخلہ بند ہے اور ہمارے مبلغین کو جانے سے روکا جاتا ہے"

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

اسی تسلسل میں آپ نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ:—

"تم مت سمجھو کہ احمدیت کی فتح اسی طرح ہوگی کہ ایک احمدی یہاں سے ہو اور ایک وہاں ہے۔ یہ تو ویسی ہی جنگ ہے جیسی بڑی جنگ سے پہلے ہراول دستوں سے چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ان معمولی ہراول دستوں کی جنگوں کو بڑی جنگ سمجھنا غلطی ہے ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب احمدیت کو دوسرے تمام مذاہب کے مقابلہ میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا پڑے گا۔ تب دُنیا کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا کہ کونسا مذہب اُسکی نجات کیلئے ضروری ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تلوار کی جنگ ہوگی۔ مگر میں ضرور کہوں گا کہ یہ مضبوط دلوں کی جنگ ہوگی اور دلوں کی مضبوطی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان خطرات میں اپنے آپ کو ڈالنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔"

(روزنامہ الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۶)

۱۸۔ شمعِ احمدیت کو "زورِ خطابت" سے بجھانے کی ناکام کوشش

۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کو رام تلائی سیالکوٹ میں مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی زیرِ صدارت ایک جلسہ عام میں احرار کی شریعت کے امیر سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مؤلفہ خان کابلی صفحہ ۱)

اس بلند بانگ دعویٰ کا فیصلہ احکم الحاکمین کی عدالت سے کیا ہوا؟ شاہ جی کے ایک دوسرے سوانح نگار کے الفاظ میں پڑھئے۔ لکھتے ہیں:۔

"حقیقتاً احراری اپنی تمام تر جیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے ان کی مثال بدقسمت جرمن قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار اُن کے نوشتۂ تقدیر رہی ہے۔"

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مؤلفہ جناب شورش صاحب ص۱۶۲)

اس ازلی شکست و ہزیمت میں اس طائفہ کا طریق عمل مفکر احرار کے نزدیک ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ:۔

"جونکوں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے باسی کڑھی کے ابال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور شباب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔"

(تاریخ احرار صفحہ ۱۵۱ طبع دوم)

۱۹۔ حضرت مہدی موعودؑ کا ایمان پرور خطاب

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کیا بگاڑ سکتے ہو۔"

(اربعین [illegible])

چند دلچسپ تبلیغی واقعات

محترم جناب خان محمد عیسٰی جان صاحب کرنٹہ کے قلم سے

(۱)

اوائل میں مَیں غیر مبائعین میں شامل تھا۔ مجھ پر پورے جمود کی حالت تھی بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت ہوگئی تھی مگر ۱۹۴۲ء میں جونہی جماعت احمدیہ میں داخل ہوا تو مخالفت کا خطرناک سیلاب امڈ آیا۔ ماں باپ۔ بہن بھائی۔ تمام عزیز و اقارب یار دوست نے مجھ سے اس طرح بیٹھ پھیری جیسا کہ وہ مجھ سے کبھی واقف ہی نہ تھے۔ اور وہ رفقاء جو میرے یار غار بنے ہوئے تھے اور میرے لئے سر کٹوانے کو ہر وقت تیار تھے اب میرے جانی دشمن بن گئے۔ بہرکیف اس مخالفت کے سیلاب میں مجھ پر جو کچھ بیتی وہ ایک طویل داستان ہے جو اس وقت طوالت کے خوف سے بیان کرنا مناسب نہیں۔ ہاں البتہ تحدیث نعمت کے طور پر اس وقت یہ بتانے سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ اس جماعت میں داخل ہونے سے مَیں نے اللہ تعالیٰ کے افضال اور عنایات کو اپنے اُوپر بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مَیں اچھی طرح بول نہیں سکتا۔ باوجود اس کے کہ میرا لب و لہجہ ناقص اور باوجود اس کے کہ میں نہایت کم ذہن اور غبی ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل مجھے تبلیغ کا ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے جس کا مَیں قطعاً مستحق نہ تھا۔ اللّٰھم اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور عنایات کی چند مثالیں قارئین الفرقان کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش ہیں:۔

(۲)

۱۹۵۳ء میں جب بعض مذہبی اور سیاسی شورش پسندوں نے احمدیوں کے خلاف پاکستان کے طول و عرض میں فسادات کی آگ بھڑکائی ہوئی تھی اور سرزمین پاکستان سے احمدیوں کو ختم کرنے کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنا رہے تھے۔ اُس وقت ہمارے محکمہ میں ایک آفیسر صاحب کراچی سے تبدیل ہو کر آئے ہوئے تھے۔ یہ صاحب حیدر آباد دکن کے محکمہ پولیس کے فارغ التحصیل تھے۔ ہمارے محکمہ کی سب برانچ بلیلی میں متعین تھے۔ ایک دن جبکہ میں اپنے دفتر کوئٹہ چھاؤنی میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ مَیں نے رسیور اُٹھا کر کہا۔ عیسٰی جان بول رہا ہوں۔ جواب آیا ہیلو عیسٰی جان! اچھا ہوا آپ ملے کئی دنوں سے آپ سے ملنے کا شوق تھا۔ یہ تو بتاؤ تمہارا مکان کدھر ہے۔ مَیں نے کہا جناب مَیں ایک غریب اور معمولی آدمی ہوں۔ میرا مکان معلوم کر کے کیا کرنا ہے؟ کہنے لگے مجھے تم سے ضروری پرائیویٹ کام ہے۔ بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ مَیں نے جب مکان کا محل وقوع بتایا تو کہنے لگے آج شام کو مَیں آؤں گا۔ تم نے میرا انتظار کرنا ہو گا۔ شام کو پانچ بجے وہ غریب خانہ پر تشریف لائے۔ مَیں نے

ان کے لئے بیٹھک کھولی اور ان کو بٹھا کر خود دورن خانہ چائے کا انتظام کرنے جا ہی رہا تھا کہ انہوں نے بے تکلفی سے کہا عیسٰی جان چائے کے ساتھ اگر ہو سکے تو انڈے اور پیسٹری بھی لیتے آئیں۔ میں نے کہا جناب آپ نے بے تکلفی سے اپنی خواہش کا اظہار فرما کر مجھے فرض شناسی کا احساس دلایا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

چائے تیار ہو کر آگئی۔ چائے نوشی کے دوران میں نے ان سے کہا۔ فرمائیے جناب مجھ سے کیا کام ہے اور میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ کہنے لگے میں صرف یہ معلوم کرنے آیا ہوں کہ تمہارے عقائد کیا ہیں؟ اور ہمارے مولوی صاحبان تمہارے خون کے پیاسے کیوں ہیں؟ میں نے جواب دیا ہمارے عقائد وہی ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں درج ہیں۔ مولوی حضرات کی مخالفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے حضور نے چودہ سو سال قبل فرمایا تھا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہو گا تو اکثر علماء اور مذہبی رہنما اس کی جان کے دشمن ہوں گے اور کہیں گے یہ ہمارے دین کو خراب کرتا ہے۔ چنانچہ حضورؐ کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو گئی۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہائے افسوس میرے بندوں پر جب بھی ان کی اصلاح اور بہبود کے لئے کوئی مصلح آیا تو یہ اس کی مخالفت میں کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو جاتی ہے کیونکہ اگر آپ سچے نہ ہوتے تو آپ کی مخالفت کبھی بھی نہ ہوتی۔ آپ ساری تاریخ مذاہب پڑھ کر دیکھ لیجئے آپ کو ایسی مثال کہیں بھی نظر نہیں آئے گی کہ کسی جھوٹے کی مخالفت محض مذہبی بناء پر ہوئی ہو۔ اکبر بادشاہ نئے دین کا مدعی تھا۔ بہاء اللہ مدعی الوہیت اور ناسخ شریعت محمدیہ تھا۔ اور نہ دعویٰ نبوت کے مدعی اب بھی کئی نظر آتے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کی بھی مخالفت نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے نہ تو نیا دین بنانے کا دعویٰ کیا، نہ انہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کیا (بلکہ اس کی حقانیت کے اظہار کے لئے سو کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں) اور نہ انہوں نے ایسی نبوت کا دعویٰ فرمایا جو قرآن مجید اور احادیث کے رو سے ممنوع ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ کی مخالفت ہوئی اور شدید مخالفت ہوئی۔ یہ محض آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔

یہ سننے کے بعد وہ کچھ دیر سوچ میں پڑ گئے اور پھر کہنے لگے کہ تمہاری جماعت میں داخل ہونے کا کیا طریق ہے۔ میں اس میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا جناب داخل ہونا آسان نہیں اس کے لئے بڑے دل گردے کی ضرورت ہے۔ آپ اتنی جلدی قدم نہ اٹھائیں۔ آپ کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے کئی متنازعہ فیہ مسائل پر عبور حاصل کرنا ہے۔ پہلے آپ اچھی طرح تحقیق کریں۔ اپنی معلومات کو بڑھائیں۔ پھر اگر آپ کے دل نے فتویٰ دیا تو آپ داخل ہو جائیں۔ مگر وہ بیعت کے لئے بے قرار تھے آخر جب محترم امیر صاحب کی رائے لی گئی تو انہوں نے ان کے اشتیاق بیعت کے پیش نظر مجھ سے فرمایا کہ ان کی بیعت کی درخواست کا فارم پُر کرا کر حضرت امیر المومنین کو ارسال کر دو۔ منظور کرنا نہ کرنا حضور کا کام ہے۔

بیعت کرنے کے بعد جب محکمہ کے عملہ کو پتہ چلا کہ یہ صاحب احمدی ہو گئے ہیں تو بعض شرپسند عناصر کی طرف سے ان کی سخت مخالفت ہونی شروع ہوئی۔ وہ ایک رات کے وقت گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم سے اگر کوئی پُوچھے تو کہہ دینا کہ یہ احمدی نہیں ہے۔ آخر ایمان تو دل میں

ہوتا ہے۔ اگر اس کا اظہار نہ کیا جاتا تو کیا حرج تھا۔ میں نے کہا جناب۔ میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ جماعت میں داخل ہونا کوئی آسان کھیل نہیں۔ مگر آپ نے نہیں مانا اور اب مجھے آپ جھوٹ بولنے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔

میرے اس جواب پر وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے۔ کئی دن گذرنے کے بعد ایک دن میں اپنے دفتر میں میز پر کام کر رہا تھا کہ یہ صاحب غصہ سے بھرے ہوئے آئے اور میرے منہ کے سامنے میز پر انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ پھینک کر ایک مضمون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس مضمون کو پڑھو۔ میں نے مضمون کو پڑھا۔ یہ جناب مولوی صدر الدین صاحب امیر جماعت فریق لاہور کا تھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ ہیں قادیانیوں کو ہم اسی طرح بُرا سمجھتے ہیں جس طرح ہمارے دوسرے مسلمان بھائی ان کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ ہم حضرت مرزا صاحب کو صرف ایک مجدد اور ولی سمجھتے ہیں۔ ہم ایسے عقیدہ نبوت کے سخت مخالف اور متنفر ہیں۔

مضمون پڑھنے کے بعد میں نے ان سے کہا جناب میں نے مضمون پڑھ لیا ہے اس میں کوئی خاص بات قابل توجہ مجھے نظر نہیں آتی۔ کہنے لگے اس میں خاص بات یہ ہے کہ تمہاری جماعت کے دو فرقے ہیں اور تم نے مجھے اس سے بے خبر رکھا۔ میں نے کہا جناب آپ نے مجھے کب موقع دیا کہ میں آپ کو بتا دوں کہ ہمارے دو فرقے ہیں۔ شروع میں ہی میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ جلدی نہ کریں۔ کئی مسائل ہیں جو آپ نے سمجھنے ہیں مگر آپ نے سنی ان سنی ایک کر دی اور جھٹ بیعت کر لی۔ اب بتائیے قصور کس کا ہے؟ وہ اس پر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے۔ ابھی وہ خاموش ہی تھے کہ میں نے ان سے پوچھا۔ اچھا جناب دو فرقے ہونے سے آپ کو اعتراض کیا ہے۔ کہنے لگے اس سے یہی ثابت ہے کہ یہ سلسلہ سچا نہیں ہے۔ اگر سچا ہوتا تو اس میں اتحاد و اتفاق ہوتا اور پھوٹ نہ ہوتی۔ میں نے کہا جناب اگر دو فرقے ہونے سے کوئی سلسلہ جھوٹا ہو سکتا ہے تو جہاں تہتر فرقے ہوں اس سلسلہ کے متعلق آپ کیا فتویٰ دیں گے۔ فوراً کہنے لگے وہ بھی یقیناً جھوٹا ہوگا۔ میں نے کہا جناب فتویٰ دیتے ہیں ذرا آپ محتاط رہیں۔ امتِ محمدیہ کے تہتر فرقے ہیں۔ ان میں سے میں نے پندرہ سولہ فرقوں کا جب نام لیا تو میں نے دیکھا ان کے چہرے پر جہاں پہلے غصہ اور نفرت کے نقوش اُبھر رہے تھے اب بشاشت اور طمانیت کے آثار ظاہر تھے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ کی جھلکیاں نمودار تھیں۔ کرسی سے اُٹھ کر مجھ سے معانقہ کیا اور کہا واقعی میری کم فہمی کی وجہ سے میرے دل میں اس قسم کے وساوس پیدا ہوئے۔ اب میں انشاء اللہ احمدیت کا اچھی طرح مطالعہ کروں گا اور جس جگہ مخالفت ہو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کروں گا۔ پھر اس کے بعد روزانہ میری خاطر تواضع وہ دفتر میں چائے اور پیسٹری سے کرتے۔

پھر میں نے ان کو سمجھایا کہ کسی جماعت کا متفرق حصوں میں منقسم ہونا موجب اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ غور طلب بات یہ ہے کہ کونسا فریق اپنے پیشوا کے عقائد پر قائم ہے اور کونسا فریق منحرف ہو چکا ہے۔ پھر میں نے فریق لاہور کے وہ عقائد جو خلافت ثانیہ سے پہلے کے تھے موجودہ عقائد سے مقابلہ کر کے دکھائے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ یہ تو بالکل واضح بات ہے کہ فریق لاہور نے اپنے عقائد میں بڑی تبدیلی پیدا کر لی ہے اور یہ تبدیلی ایک اندھے کو بھی نظر آتی ہے۔

(۳)

ایک دن میرے غریب خانہ پر تین دیسی پادری تبادلۂ خیالات کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے ایک میرے پرانے واقفکاروں میں سے تھے اور دو نئے تھے جن کے ساتھ پہلی مرتبہ متعارف ہوا تھا۔ وہ اس بات کی تردید کر رہے تھے کہ بائیبل محرّف و مبدل ہے۔ میں نے اس ضمن میں کئی حوالے دکھلائے جن کی نہ صرف عبارتوں کے الفاظ میں فرق تھا بلکہ مفہوم اور معانی میں بھی بڑا فرق تھا۔ مگر وہ یہی کہتے جاتے تھے کہ ان کا سمجھنا تمہاری سمجھ اور عقل سے بالا تر ہے۔ ہمیں ان میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ بالآخر وہ چھچھورے پن پر اتر آئے اور کہنے لگے تم احمدی سادہ لوح مسیحیوں کو اپنی چالاکی سے یہ کہکر ورغلاتے ہو کہ بائیبل میں تمہارے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے متعلق پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں تم ہمیں ایک بھی پیشگوئی بتا دو تو ہم مانیں۔ میں نے فوراً استثناء باب ۳۳ آیت ۲ والی پیشگوئی سُنا دی جو یہ ہے:-

"وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار
قدوسیوں میں سے آیا۔ اس کے دہنے ہاتھ پر
ان کے لئے آتشی شریعت تھی وہ بیشک قوموں
سے محبت کرتا تھا۔"

میں نے کہا تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے وقت دس ہزار صحابہ (قدوسیوں) کے ساتھ وادیٔ فاران سے ظاہر ہو کر مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی شریعت گناہوں کے تمام خس و خاشاک کو آگ کی طرح جلا کر خاکستر کر دینے والی ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے تم نے تو بائیبل دیکھی ہی نہیں۔ فقط اپنے بڑوں کی سُنی سُنائی غلط باتوں کی تقلید کی ہے۔ بائیبل میں اگر دس ہزار کا لفظ دکھا دو گے تو ہم قائل ہو جائیں گے۔ وہاں تو لاکھوں قدوسیوں لکھا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے بائیبل کھولی اور مجھے "لاکھوں" کا لفظ دکھلا دیا۔ یہ دیکھ کر شرم اور ندامت سے میرا پسینہ چھوٹنے لگا اور میں حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے کیونکہ اس وقت تک مجھے قطعاً اس کا علم نہ تھا کہ اردو کی بائیبل کی نئی ایڈیشن میں انہوں نے دس ہزار کی بجائے لاکھوں لکھ دیا ہے۔ میرے لئے شرمندگی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ میں ابھی اسی فکر میں غرق تھا کہ دفعتاً اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا کہ مجھے انگریزی بائیبل بھی دیکھنی چاہیئے۔ جب میں نے انگریزی بائیبل کا وہ مقام کھول کر دیکھا تو اس سے جو مجھے خوشی ہوئی اس کا الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ انگریزی بائیبل میں صاف دس ہزار لکھا تھا۔

میں نے جب پادری صاحبان کی طرف دیکھا تو ان کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ ان کو انگریزی بائیبل دکھا کر میں نے کہا لیجئے پادری صاحب اس جگہ دس ہزار لکھا ہوا ہے۔ اب آپ کو ماننا پڑے گا کہ اس پیشگوئی کا مصداق ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور دوسرے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بائیبل میں رد و بدل ہے۔ میرا یہ کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے چمڑے کے بیگ میں کتابیں ڈالیں اور بغیر کچھ کہے ہوئے چلے گئے۔

(۴)

یہ ۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے۔ اُس وقت میں فوج میں تھا۔ اور جالندھر چھاؤنی کے ایک فوجی کیمپ میں متعین تھا۔ مجھے رہائش کے لئے ایک چھوٹا سا تنبو ملا ہوا تھا اس میں اکیلا رہتا تھا۔ ایک دن دوپہر کے بارہ بجے تھے۔ میں دفتر کے کام سے فارغ ہو کر اپنے تنبو میں کھانا کھانے کے لئے آیا ہوا تھا۔ کھانا

بالکل میز پر تیار تھا اور میں ابھی کھانا شروع کرنے والا ہی تھا کہ تنبو کی پچھلی طرف ایک بیرک میں سے کچھ فوجیوں کی بحث مباحثہ کی زور زور سے آوازیں سنائی دیں۔ میں نے اپنی پوری توجہ اس طرف پھیر دی۔ کچھ دیر بعد میں نے سُنا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت نازیبا اور غلیظ الفاظ سے یاد کر رہے تھے۔ گو بھوک شدید لگی ہوئی تھی۔ مگر اس قسم کے جگر سوز الفاظ اپنے پیارے اور جان و دل سے عزیز آقا کے خلاف سُنکر میری بھوک کہاں قائم رہ سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے دل ہی دل میں ٹھان لیا کہ جب تک ان لوگوں کو سمجھا نہ دوں کہ جس کو یہ گالی دے رہے ہیں وہ عاشقِ رسول اور اسلام کے جان نثار خدمتگار ہیں۔ تب تک میرے لئے یہ کھانا حرام ہے۔ چنانچہ تنبوؔ سے نکل کر میں نے بیرک کی طرف رُخ کیا۔ جب میں بیرک کے قریب پہنچا تو اس وقت ان کی بحث ختم ہو چکی تھی اور وہ دو دو دو تین تین کے گروہ میں باہر نکل رہے تھے۔ سب سے آخر میں دو فوجی جب نکل رہے تھے تو میں نے ان سے کہا یہاں پر مذہبی بحث ہو رہی تھی اور میں سُننے کے شوق میں آ گیا ہوں۔ مگر افسوس بحث ختم ہو گئی ہے۔ پھر میں نے ان کو سمجھایا کہ اسلام کی تعلیم کبھی بھی کسی قوم کے پیشوا کو گالی دینے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہاں تک کہ بتوں کو بھی گالی دینے سے منع کرتی ہے اس لئے کہ مبادا وہ تمہارے حقیقی خدا کو گالی دینے لگ جائیں۔ مگر آپ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر قرآن مجید کی اس عمدہ تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسے شخص کو گالی دیتے ہو جس نے اسلام کے نام کو اکنافِ عالم میں چار چاند لگائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عَلَم دُنیا کے کونہ کونہ پر گاڑ دیا۔ وہ خاموش تھے غالباً اس لئے کہ وہ پنجابی بولنے والے تھے اور میں اردو میں بول رہا تھا اس لئے وہ کچھ سمجھے نہیں اور یہ ہاں میں ہاں ملا کر چلے گئے۔

جب میں ان سے باتیں کر رہا تھا تو اس وقت چند فوجی کچھ فاصلہ پر باہر کھڑے میری باتوں کو غور سے سُن رہے تھے جب میں واپس اپنے تنبو کی طرف جا رہا تھا تو میں نے دیکھا ایک فوجی میرے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ جب میں اپنے ٹینٹ میں داخل ہوا تو وہ بھی میرے ساتھ داخل ہوا اور ہم دونوں چارپائی پر بیٹھ گئے۔ میں گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ان سے یوں ہمکلام ہوا:۔

میں:۔ آپ کا نام؟

فوجی:۔ مجھے برکت مسیح کہتے ہیں۔

میں:۔ اچھا تو آپ مسیحی ہیں؟

فوجی:۔ جی ہاں میں مسیحی ہوں۔

میں:۔ پھر تو آپ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور برگزیدہ رسول مانتے ہیں۔ اور ان کی بعثت پر ایمان لانا ہمارا فرض ہے۔

فوجی:۔ میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں بُرا تو نہیں منائیں گے؟

میں:۔ قطعاً نہیں۔ جو کچھ پوچھنا ہو شوق سے پوچھ سکتے ہیں۔

فوجی:۔ میری ساری عمر مسلمانوں کے ساتھ گذری ہے مگر جو باتیں آپ کے مُنہ سے میں نے آج سُنی ہیں وہ کسی سے بھی نہیں سُنیں۔ آپ کس قسم کے مسلمان ہیں؟

میں:۔ جی ہاں۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ پہلے میں بھی اسی قسم کا مسلمان تھا جس قسم کے مسلمانوں میں آپ کی عُمر گذری ہے۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمایا۔ اور مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ یہ جماعت اپنے

اقوال اور اعمال سے اسلام کی وہ حسین تعلیم جس کو مسلمانوں نے عملاً و قولاً نظر انداز کیا ہے از سر نو دنیا میں اُجاگر کر رہی ہے۔ یہ جو کچھ آپ نے میرے مُنہ سے سُنا ہے یہ سب اسلامی تعلیم ہے۔ مگر افسوس مسلمان اس پر عمل نہیں کرتے اور ان کی وجہ سے اسلام بدنام ہو چکا ہے۔

فوجی: ۔ جماعت احمدیہ سے آپ کی مراد قادیانی جماعت ہے؟

مَیں: ۔ جی ہاں ۔ اس جماعت کے امام کا دعویٰ ہے کہ وہ بنی نوع انسانوں کی اخلاقی حالت سدھارنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوئے ہیں ۔ آپ اسلامی اخوت و محبت کی لڑی میں تمام بنی نوع کو پرونے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں ۔ اس لئے آپ کے ماننے والوں کے دل میں بلا امتیاز مذہب و ملّت تمام مخلوق خدا کے لئے محبت اور ہمدردی کا جذبہ موجزن ہے۔

فوجی: ۔ کیا آپ کی اس جماعت میں ہر کوئی داخل ہو سکتا ہے؟

مَیں: ۔ جی ہاں ۔ جو کوئی لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمدٌ رسُول اللّٰہ کا اقرار کرے اور نیک اعمال مطابق حکم خدا و رسول بجا لانے کی کوشش کرنے کا عہد کرے وہ اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے اور حکم خدا و رسُول میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت پر ایمان لایا جائے۔

فوجی: ۔ آپ جانتے ہیں ہم مسیحی ختنہ نہیں کراتے کیا اس صورت میں کوئی مسیحی داخل ہو سکتا ہے؟

مَیں: ۔ ختنہ کوئی غیر معمولی اسلامی ارکان میں سے نہیں ہے ۔ مسلمان ہونے کے لئے کلمہ کا اقرار شرط ہے۔

فوجی: ۔ میرے دل میں زبردست تحریک پیدا ہو رہی ہے کہ مَیں اس جماعت میں داخل ہو جاؤں ۔

مَیں: ۔ آپ جلدی نہ کریں ۔ سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں ۔ اگر داخل ہونے سے پہلے آپ روزانہ مجھ سے انجیل کا سبق لیا کریں تو اس سے آپ کو اسلام اور احدیث کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی ۔

فوجی: ۔ آپ مجھے کیا سبق دیں گے ۔ مَیں نے بائیبل کا تین سالہ کورس پاس کیا ہوا ہے ۔ اور مَیں نے بائیبل کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر پڑھا ہے ۔

مَیں: ۔ اچھا اگر آپ نے سوچ سمجھ کر پڑھا ہے تو مہربانی کر کے بتائیں کہ یسوع مسیح نے یہ جو فرمایا ہے :۔

"کیونکہ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے" (متی ۲۳/۳۹)

اس کا کیا مطلب ہے :۔

فوجی: ۔ (کافی دیر سوچنے کے بعد) اس کا سمجھنا واقعی بہت مشکل ہے۔

مَیں: ۔ اسی لئے تو مَیں نے کہا تھا کہ آپ روزانہ مجھ سے انجیل پڑھا کریں ۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح خود ہرگز دوبارہ نہیں آئیں گے البتہ ان کے نام سے کوئی اور شخص آئے گا ۔ اور وہ آچکا ہے اس نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا ہے ۔ اور وہ ساری علامات جو اسکو پہچاننے کیلئے انجیل نے بتائی ہیں وہ سب کی سب پوری ہو گئیں ۱۸۹۶ء میں سورج تاریک ہو گیا تھا ۔ چاند نے روشنی نہ دی اور ستارے آسمان سے گر گئے (متی ۲۴/۲۹) یہ ساری باتیں آپکو ۱۸۹۶ء کے اخبارات اور رسائل میں ملیں گی ۔ اگر آپکو یقین نہ ہو تو کسی بڑی لائبریری میں جا کر تحقیق کر لیں ——— وہ پہلے ہی سے بیعت کے لئے تیار تھے مگر اس ۴۲

۴۲ ۔ پیشگوئی نے انکی خواہش بیعت کو تیز تر کر دیا ۔ ان کے اصرار پر انکی بیعت کی درخواست حضرت اقدس المسیح الموعودؑ کی خدمت میں ارسال کر دی ۔ الحمد للّٰہ ۔

ایک خادمِ سلسلہ کا تذکرہ

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں

(از قلم قریشی عبدالرشید صاحب بتالوی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ لاہور)

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور خدمات دینیہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ آپ کی گرانقدر خدمات اس قابل ہیں کہ ان کا ذکر اس غرض سے کیا جائے کہ نوجوانوں کے لئے مشعلِ راہ ہوں۔ اور آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائی تحریک کا باعث ہوں۔

محترم شیخ صاحب کو سب سے پہلے نمایاں خدمات کا موقع آزادی کشمیر کے بارے میں جماعت احمدیہ کی جد و جہد کے ضمن میں حاصل ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں مسلمانان کشمیر کی مظلومیت سے متاثر ہو کر مسلمانان ہند نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام کیا اور مکرم ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی تجویز پر حضرت المصلح الموعودؓ کو کمیٹی مذکور کا صدر مقرر کیا گیا۔

حضورؓ کو صدر مقرر کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے جو وجوہات بیان کیں ان میں خاص طور پر اس توقع کا اظہار کیا کہ کشمیری اسیران کی رہائی کے لئے جماعت احمدیہ مناسب وکلاء کا بھی انتظام کر سکے گی۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعودؓ کی قیادت اور رہنمائی میں احمدی وکلاء نے کشمیر میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ جماعت کے جملہ سینئر و بزرگ وکلاء کے علاوہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب کو بھی اس جہاد میں نمایاں حصہ لینے کا موقع ملا۔ آپ ضلع گوجرانوالہ سے اپنی پریکٹس لاہور ہائی کورٹ میں منتقل کر چکے ہوئے تھے۔ اور ہائی کورٹ کی پریکٹس کے ابتدائی مراحل میں تھے۔ کہ حضورؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کشمیر میں خدمت پر حاضر ہو گئے۔ کشمیر میں مقدمات کی پیروی کے علاوہ "مڈلٹن کمشن" کے سامنے بھی آپ نے مسلمانان کشمیر کے کیس کو بااحسن طریق پیش کیا۔ چنانچہ آپ کے کام سے متاثر ہو کر کشمیر کے مشہور و معروف لیڈر شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے "الفضل" کے نام یہ پیغام بھیجا کہ:۔

"شوپیاں کا مقدمہ قتل گذشتہ ہفتہ سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نہایت قابلیت کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک ملزم رہا کر دیا گیا ہے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے ہمارے مفاد کی خاطر قربانی کی ہے۔ اس کے ہم بے حد ممنون ہیں۔ آپ نے "مڈلٹن" تحقیقاتی کمیٹی کے سلسلہ میں بھی ہمیں قابل قدر امداد دی ہے۔ ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صمیم قلب کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ایسا قابل قانون دان ہماری امداد کیلئے بھیجا۔"

کشمیر میں ایک مشہور مقدمہ "مل بیگ" میر پور کی بھی آپ نے جانفشانی سے پیروی کی۔ اس مقدمہ میں ماخوذ ۲۲ ملزمان نے حسب ذیل الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کیا:۔

"سب سے بڑھ کر ہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممنون ہیں جنہوں نے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو ہمارے مقدمہ کی بحث کیلئے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے بھیجا اور مسلسل ایک ہفتہ بحث کر کے انہوں نے ہماری نیابت کا حق ادا کر دیا۔"

اخبار انقلاب ۱۵ راگست ۱۹۳۱ء نے لکھا :۔

"ملزمین کی طرف سے کشمیر کمیٹی کے قابل اور لائق وکیل شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور پیش ہوئے۔ جنہوں نے نہایت قابلیت سے مقدمہ کی پیروی کی۔ ٹربیونل نے واقعہ شوپیاں کو محض بلوہ قرار دیا تھا اور ملزمین کو سزائے قید دی گئی۔ ملزمین نے ہائی کورٹ کشمیر میں اپیل دائر کر رکھی تھی جس کی پیروی کے لئے جناب شیخ صاحب موصوف سرینگر تشریف لے آئے ہیں۔ ہم جناب صدر محترم کشمیر کمیٹی کا اہلیان کشمیر کی طرف سے اس محنت و مشقت کیلئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔"

۲۔ آزادی کشمیر کی جدوجہد کے مذکورہ بالا مرحلہ کے ختم ہونے کے ساتھ جماعت احمدیہ فتنوں اور ابتلاؤں کے ایک نئے دور سے روشناس ہوئی۔ ۱۹۳۴-۳۵ء کا زمانہ انتہائی دشوار زمانہ تھا۔ مخالفین کی فتنہ پردازی زوروں پہ تھی اور حکومت کا ایک عنصر بھی فتنہ پردازوں کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ ان حالات میں سیدنا حضرت المصلح موعودؓ کی اجازت سے لاہور میں ۲۵ رجنوری ۱۹۳۵ء کو ایک علیحدہ سیاسی انجمن "آل انڈیا نیشنل لیگ" کے نام سے قائم کی گئی۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب اس لیگ کے صدر مقرر ہوئے۔ اس لیگ نے پُرامن اور آئینی طریق سے محترم شیخ صاحب کی قیادت میں جماعت کی اہم قومی خدمات سرانجام دیں۔ انہی ایام میں قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ جس کے خلاف گورداسپور میں مقدمہ کی پیروی محترم شیخ صاحب کے سپرد ہوئی۔ ۱۹۳۶ء میں حلقہ چابکسواراں لاہور کی مسجد کا مقدمہ بھی محترم شیخ صاحب نے لڑا جس میں فیصلہ ہوا کہ مسجد مذکور میں نماز باجماعت صرف احمدی ادا کر سکتے ہیں۔

۳۔ محترم شیخ صاحب کو ۱۵ سال یعنی ۱۹۳۸ء تا ۱۹۵۲ء جماعت [illegible] خدمت کا موقع اللہ تعالیٰ نے دیا۔ آپ کے زمانہ امارت لاہور کا سب سے اہم تاریخی [illegible] ۱۹۴۴ء میں آپ کی کوٹھی واقعہ [illegible] حضرت المصلح موعودؓ حضور [illegible] بیماری کی وجہ سے فروکش تھے۔ حضور پر اس رؤیا کا نزول تھا جس میں حضورؓ کو بتایا گیا کہ حضورؓ ہی مصلح موعود ہیں۔ چنانچہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ اس سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس کا انتظام کامیابی کے ساتھ محترم شیخ صاحب کی ہدایت و رہنمائی میں ہوا۔ اور جس میں حضرت المصلح موعودؓ نے یہ اعلان فرمایا کہ :۔

"آج میں اس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر

دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دُنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دُنیا میں قائم ہوگی "۔

۴۔ محترم شیخ صاحب کے زمانہ امارت کا دوسرا اہم واقعہ تقسیم ملک ہے۔ جس کے دوران محترم شیخ صاحب اور آپ کی رہنمائی میں جماعت لاہور کو گوناگوں خدمات کا موقع ملا۔ تقسیم کے وقت حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک باؤنڈری کمشن مقرر ہوا۔ جس کے منشور میں یہ الفاظ بھی رکھے گئے کہ کمشن مختلف علاقوں میں آبادی کے مختلف طبقوں کی اکثریت۔ اقلیت کے علاوہ OTHER FACTORS یعنی دوسرے حالات کو بھی مدّنظر رکھے گا پاکستان کے مؤقف کو مضبوط کرنے کے لئے مسلم لیگ نے .... جماعت احمدیہ کو یہ ثابت کرنے کیلئے موقعہ دیا کہ وہ بحیثیت مسلمان یہ ثابت کریں کہ گورداسپور کے ضلع میں مسلمانوں کو نہ صرف اکثریت حاصل ہے بلکہ اُن کے مقدس مقامات ضلع گورداسپور میں واقع ہونے کی وجہ سے بھی گورداسپور کا الحاق پاکستان سے ضروری ہے۔ اس کیس کو جماعت کی طرف سے محترم شیخ صاحب نے عمدگی کے ساتھ کمشن کے سامنے پیش فرمایا۔

فسادات تقسیم کے دوران جب حضرت المصلح موعودؓ ابھی قادیان میں ہی قیام فرما تھے۔ حضورؓ کی طرف سے پاکستان اور غیر ممالک کی جماعتوں کے نام ہدایات محترم شیخ صاحب کو آتی رہیں جو محترم شیخ صاحب چھپوا کر جماعتوں کو بھجوا دیتے تھے۔ مہاجرین کی لاہور میں آمد۔ اُن کا لاہور میں عارضی قیام و طعام کا انتظام۔ اس سلسلہ میں محترم شیخ صاحب اور اُن کے معاونین جماعت نے شب و روز کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۱۹۴۷ء کا سالانہ جلسہ بھی لاہور میں ہوا۔ جس میں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بھی محترم شیخ صاحب کی ہدایت کے مطابق کارکنان جماعت لاہور نے کیا۔

۵۔ ۱۹۵۳ء اپنے جلو میں جماعت کے افراد کیلئے آزمائش کی نئی اور بہت سخت گھڑیاں اپنے ساتھ لایا۔ سارا صوبہ پنجاب فسادات کی لپیٹ میں آیا۔ اور کسی جگہ احمدیوں کا جان و مال محفوظ نہ رہا۔ سب سے زیادہ زور لاہور کی جماعت پر پڑا۔ محترم شیخ صاحب کی کوٹھی پر بھی حملہ ہوا۔ حفاظت خود اختیاری کی وجہ سے آپ کو گولی بھی چلانی پڑی۔ جس کے نتیجہ میں مارشل لاء حکومت کی طرف سے آپکی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔ مگر آپ باعزت بری کر دیئے گئے۔

ان فسادات کی تحقیقات کے لئے حکومت نے اعلیٰ سطح پر ایک عدالتی کمیشن مقرر کیا۔ جس میں منجملہ دیگر احمدی وکلاء کے محترم شیخ صاحب کو بھی نمایاں خدمت کا موقعہ ملا۔ چونکہ یہ بات سلسلہ کے لٹریچر میں شائع شدہ ہے اس لئے اس کے لکھے جانے میں حرج نہیں کہ اس کمشن میں قانونی خدمات کے معاوضہ کے طور پر محترم شیخ صاحب کو مبلغ ۵۵ ہزار روپے کی رقم کی پیشکش کی گئی۔ مگر آپ نے اسے محض للہ قبول نہ فرمایا۔ راقم الحروف سے محترم شیخ صاحب نے اس بارے میں خود ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کا حساب اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اُسی سال سال کے آخر پر جب میں نے آمد کا حساب کیا تو میری آمد گذشتہ سال سے پوری ۵۵ ہزار روپے زائد تھی۔ اور یہ زائد ۵۵ ہزار روپے کی رقم ۲ - ۳ مقدمات میں ایسے رنگ میں آئی تھی جیسے اللہ تعالیٰ خاص طور پر کمی کو پورا کرنا چاہتا ہو۔

۶۔ ۱۹۶۱ء میں محترم شیخ صاحب کو جبکہ آپ لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر ہو چکے تھے۔ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے جشن آزادی میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل

ہوئے ۔ اس سفر سے واپسی پر آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی ۔

۷ ۔ اہم واقعات کا جو جماعت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور جن میں محترم شیخ صاحب کو خدمت کا موقع ملا ۔ مختصراً ذکر کیا گیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر چھوٹے بڑے قانونی معاملہ میں آپ سے استصواب کیا جاتا تھا اور مرکزی کارکنان کے لئے ہر وقت آپ کے دروازے کھلے رہتے تھے ۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے سال ہا سال ممبر رہے ۔ اسی طرح دارالقضاء کے آخری بورڈ کے صدر بھی ۔ مجلس افتاء کے بھی ایک اہم ممبر تھے ۔ اور ادارۃ المصنفین کے بھی صدر رہے ۔

محترم شیخ صاحب نے طبیعت بھی شگفتہ پائی تھی ۔ گفتگو میں لطیف مزاح کی ایسی حسین چاشنی تھی کہ مخالف کا دل دکھائے بغیر اعتراض کا بہت عمدہ جواب دیتے تھے ۔ تربیتی تقریر بالخصوص بہت عمدہ اور مؤثر پیرائے میں فرماتے تھے ۔ بہت سخی ۔ صدقہ و خیرات اور امداد غربا کرنے والے تھے ۔ سراً و علانیۃً کرتے تھے ۔ چندوں میں باقاعدہ اور وصیّت .... آمد پر ادا فرماتے تھے ۔ زندگی سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک تھی ۔

امارت کے دوران آپ کا یہ اصول تھا کہ نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے آگے لانے کی کوشش کرتے تھے اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے ۔

سیدہ اُمّ طاہر رضؓ کی بیماری کے دوران جب حضرت المصلح موعودؓ نے کچھ عرصہ لاہور میں قیام فرمایا تو حضور نے لاہور میں تبلیغ کے لئے ایک خاص سکیم تیار فرمائی اور اس ضمن میں ایک آرگنائزنگ سیکرٹری تبلیغ مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ محترم شیخ صاحب نے یہ خدمت خاکسار راقم الحروف کے سپرد فرمائی ۔ آپ کی رہنمائی میں اس سکیم پر اس طرح عمل ہوا کہ حضور انور رضؓ نے تحریراً خوشنودی کا اظہار فرمایا ۔

محترم شیخ صاحب کی قانونی قابلیت مسلمہ تھی اور اُونچے سے اُونچے حلقوں میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ۔ ہائی کورٹ کے جج صرف تین سال رہے ۔ کیونکہ ۶۰ سال کی قانونی عمر پوری ہونے پر ریٹائر کر دیئے گئے ۔ ایک خاص کمیشن کی سماعت کے لئے سپریم کورٹ پاکستان کے ایڈہاک جج بھی مقرر ہوئے ۔ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوئے ۔ آپ کی وفات پر قانون دان حلقے نے آپ کی وفات کو گہرے طور پر محسوس کیا ۔ مسٹر جسٹس سردار محمد اقبال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ ۔ ایڈووکیٹ جنرل اور نائب صدر بار ایسوسی ایشن نے عدالتی ریفرنس میں آپ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیشہ بلند درجات فرماتا رہے ۔ ؎

اے خدا بر تُربت او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیتِ نعیم

(حضرت مسیح موعودؑ)

مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی ضرورت

"حق یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی حالت دیکھ کر قرآن پاک کی یہ ندا یاایھا الذین آمنوا آمنوا ۔ اے مسلمانو! مسلمان بنو کو پورے زور شور سے بلند کیا جائے شہر شہر گاؤں گاؤں پھر کر مسلمانوں کو مسلمان بنانے کا کام کیا جائے ۔"

(رسالہ خدام الدین ۲۴ رجب ۱۳۹۳ھ)

حضرت امام ابن قیمّ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

کسی کو کافر قرار دینا صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول کا حق ہے

از جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ (مشرقی افریقہ)

حضرت امام ابن قیمّ عالم اسلام کے ایک مشہور امام گذرے ہیں۔ ۶۹۱ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۷۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ بڑے عالم اور عابد تھے۔ فقہ اور اصول فقہ۔ تاریخ اور علم الکلام میں متعدد علمی کتب لکھیں۔ آپ امام ابن تیمیہ کے شاگرد تھے۔ حضرت امام ابن قیمّ کے اپنے مشہور شاگردوں میں جو قابل ترین اور بڑے عالم تھے ابن کثیر اور ابن رجب معروف تھے۔ ابن رجب اپنے استاذ امام ابن قیمّ کی شاگردی اور ان سے استفادہ علمی کا اعتراف کھلے بندوں کرتے اور ان کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان تھے۔ ابن رجب کا قول ہے کہ امام ابن قیمّ اس قدر عبادت گذار۔ زاہد شب زندہ دار اور لمبی نماز پڑھنے والے تھے کہ میری آنکھوں نے ایسا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے ایسا عالم کبھی نہیں دیکھا جو معانی قرآن سنت اور حقائق اور ایمان کو ان سے بہتر جانتا ہو۔ ابن رجب کہتے ہیں کہ میں امام ابن قیمّ کے معصوم ہونے کا قائل نہیں مگر میں نے ان اوصاف کا حامل کوئی دوسرا شخص نہیں پایا۔

ابن کثیر نے آپ کے علمی تفوق کا اعتراف کیا اور کہا کہ آپ بہترین قاری۔ نہایت بااخلاق تھے۔ میں سب سے زیادہ آپ کے فیضِ صحبت سے مستفید ہوا۔

حضرت امام ابن قیمّ کے متعلق علماء سلف نے ان کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ قاضی برہان الدین زرعی کا بیان ہے:۔

ما تحت ادیم السماء اوسع علمًا منہ

............۰۰۰ اس فلک نیلی فام کے نیچے ان سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ آپ صدریہ میں مدرس رہے۔ مدّتوں مدرسہ جوزیہ میں امامت کے فرائض انجام دئے اور اپنے ہاتھ سے لاتعداد کتابیں لکھیں۔"

(طبقات المقابلہ لابن رجب ص۵۹۳)

علماء و فضلاء آپ کا نہایت احترام بجالاتے تھے اور آپ کی شاگردی پر فخر کرتے۔

امام ابن قیمّ نے ایک طویل قصیدہ نونیہ لکھا۔ یہ قصیدہ الکافیۃ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں عقلی و نقلی دلائل سے مذہب اہلِ سُنت کی تائید کی ہے اور مخالف فرقوں کی تردید میں زبردست دلائل دیئے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار اسی قصیدہ سے نقل کرکے

یہاں درج کئے گئے ہیں۔ گذشتہ دنوں اس قصیدہ کی تلاش میں خاکسار نے متعدد لائبریریوں سے رابطہ قائم کیا۔ اور بالآخر پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں اس قصیدہ کا وہ ایڈیشن جو بہار کے شہر آرہ میں طبع ہوا ہے۔ دیکھنے کا موقع ملا۔ مختلف عنوانوں اور فرقوں اور مذاہب کے اصولوں پر تردید و تصدیق میں مؤثر انداز میں امام ابن قیمؒ نے اشعار لکھے ہیں۔

ہمارے ملک میں آجکل ہر کس و ناکس کی دوسروں کو کافر قرار دینے کی وبا چل نکلی ہے۔ حالانکہ عقل و نقل سے اور قرآن و سنت سے یہ بات عیاں ہے کہ کافر قرار دینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ اور نہ ہی اُن کا یہ حق ہے۔ یہ تو اسی علّام الغیوب کا حق ہے۔ جو دل کے بھیدوں سے واقف ہے یا جسے وہ خود کسی کے دل کی حقیقت اور اندرونہ سے آگاہ کر دے۔ حضرت امام ابن قیمؒ نے اس حقیقت کو اشعار میں بہت خوبی سے بیان کیا ہے خدا کرے علماء ظواہر کو غور و فکر کی توفیق نصیب ہو اور راہ راست پر گامزن ہونے کی طاقت

ومن العجائب انکم کفرتم ٭ اھل الحدیث وشیعۃ القرآن (۲۱۰)

بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ تم نے اہل حدیث اور اہل قرآن کی تکفیر کی۔

الکفر حق اللہ ثم رسولہ ٭ بالنصّ یثبت لا بقول فلان (۲۱۲)

تکفیر تو اللہ اور اسکے رسول کا حق ہے (تمہیں کافر بنانے کا منصب کس نے دیا) وہ نص سے ثابت ہوتا ہے نہ فلاں و بہماں کے قول سے

من کان رب العالمین وعبدہٗ ٭ قد کفراہ فذاک ذو کفران (۲۱۳)

جس کو اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول کافر کہیں وہی کافر ہے

فھلمّ ویحکم نحاکمکم الی ٭ النصّین من وحی ومن قرآن (۲۱۴)

آؤ لوگو! اب آؤ ہم تم کتاب و سنّت سے اپنے فیصلہ چاہیں

وھناک یعلم ای حزبینا علی ٭ الکفران حقا او علی الایمان (۲۱۴)

وہاں چل کر کھل جائے گا۔ کہ واقعی ایمان پر کون ہے اور کفر پر کون۔

کفرتم واللہ من شھد الرسول ٭ بانّہ حقا علی الایمان (۲۱۳)

اللہ کی قسم تم دلیری کرکے ایسے کی تکفیر کرتے ہو جسکی نسبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گواہی دیتے ہیں کہ وہ واقعی مومن ہے۔

کم ذا التلاعب منکم بالدین ٭ والایمان مثل تلاعب الصبیان (۲۱۳)

آؤ خدا کا خوف کرو کب تک بچوں کی طرح دین کو بازیچہ بنا رکھو گے

جناب محترم ڈاکٹر محمد عبدالہادی صاحب کیوسی کا ذکرِ خیر

نہایت قابلِ قدر نومسلم بزرگ بھائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسپرنٹو زبان میں ترجمہ قرآن کریم کرنے کی سعادت بخشی۔ حج بیت اللہ کی بھی توفیق نصیب ہوئی۔ اور اس کے واقعات شائع فرمائے۔ "رسولؐ کے پہلو میں" عاشقانہ کتاب تصنیف کرنے کی توفیق رفیق فرمائی۔ آپ اٹلی میں پیدا ہوئے اور جرمنی میں سالہا سال تک جنرل منیجر انشورنس کے طور پر کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ الحمدللہ۔

۸ رجون ۱۹۷۳ء کو ستّر برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ذیل میں محترم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی کے قلم سے مختصر نوٹ شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(ایڈیٹر)

"ان کی صحت قابلِ رشک حد تک اچھی تھی۔ اوقات کار عام آدمی سے بہت زیادہ تھے۔ شالی موسن کی طرح ہمہ وقت چاق و چوبند اور مستعد نظر آتے۔ کبھی کوئی کام تاخیر میں نہ ڈالتے۔

اسی دوران آپ سفرِ حج کے لئے بڑے زور و شور سے تیاری کررہے تھے۔ کئی ایک مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سفرِ حج سے واپسی کے بعد چند ماہ تک دواؤں کے استعمال کے باوجود جب درد میں افاقہ نہ ہوا تو امراض معدہ کے ایک ماہر معالج سے معائنہ کرانے پر معلوم ہوا کہ معدے میں السر ہے اور اپریشن کے لئے بغیر کسی تاخیر کے فی الفور ہسپتال میں جانا ضروری ہے۔ جس روز معالج نے یہ خبر دی اس سے اگلے روز جرمنی کے دارالحکومت بون کی ایک اہم انسٹی ٹیوٹ میں اسلام پر بھی ایک تقریر پہلے سے طے شدہ تھی اور اسکی خاصی تشہیر بھی ہوچکی تھی

انہوں نے اپنے معالج سے ایک روز کی رخصت چاہی۔ ایسی صورت میں معالج عام طور پر سفر کی اجازت نہیں دیتے لیکن ان کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے معالج نے کہا کہ اگر تقریر پر نہ جانے کی صورت میں آپ زیادہ ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوسکتے ہیں تو پھر آپ کیلئے چلے جانا ہی بہتر ہے لیکن وہاں سے آتے ہی ہسپتال میں آجائیں۔

بون سے واپسی پر آپ بلا تاخیر ہسپتال چلے گئے اور اگلے روز اپریشن ہوا۔ سرجن نے بتایا کہ یہ کینسر تھا اور کوشش کی گئی ہے کہ معدے کے متاثرہ حصے کو کاٹ کر نکال دیا جائے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ اپنی اہلیہ اور بارہ سالہ بچے کے ہمراہ آرام کیلئے یوگوسلاویہ میں چلے گئے وہاں سے واپس آنے کے بعد آپ نے حسبِ سابق اپنے مشاغل کو جاری رکھنے کی کوشش کی لیکن اب جسم روح کا ساتھ دینے سے قاصر تھا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ٹائیٹل صفحہ ب کا اُردو ترجمہ

یسوعؑ مسیح پر صرف غشی طاری ہوئی تھی

لندن کے اخبار ڈیلی ٹائمز نے اپنی ستائیس اکتوبر ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے :-

"ایک اینستھیٹسٹ ڈاکٹر (جو اپریشن کیلئے مریض کو کلوروفارم سونگھا کر بیہوش رکھتے ہیں) نے کل ہائی کورٹ کو بتایا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

مسٹر جیمس جیرالڈ بورن (جن کی عمر چھیاسٹھ سال ہے اور جو ریٹائر ہونے سے قبل لندن کے سینٹ تھامس ہسپتال میں سینئر اینستھیٹسٹ تھے) نے بتایا کہ وہ واقعہ جسے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنا کہا جاتا ہے دراصل صرف اتنی بات تھی اور وہ بیہوشی سے ہوش میں آ گئے تھے۔

مسٹر جیمس کومن کیو۔سی (Q.C) نے مسٹر بورن سے پوچھا کہ کیا ان کے خیال میں بہت سے لوگ اس نظریہ میں ان سے متفق ہیں۔ اس کے جواب میں مسٹر بورن نے بتایا کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد سُرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے جو اس واقعہ کو کسی معجزانہ کیفیت کا حامل نہیں سمجھتے۔

مسٹر کومن نے پھر پوچھا "کیا آپ کے خیال میں تمام صحیح الفکر لوگوں کو یہ خیال اپنا لینا چاہیئے؟

اس کے جواب میں مسٹر بورن نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ایسا کرنے کو ایک ترقی پذیر قدم کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دوسری صدی عیسوی کے ایک مصنّف کا یہ حوالہ بھی پیش کیا کہ "اگر کسی جُرم کے ذریعہ کسی سچائی کا انکشاف ہوتا ہے تو یہ بہتر ہے کہ وہ جُرم وقوع پذیر ہو جائے۔ تاکہ سچائی کا انکشاف ہو سکے۔ بہ نسبت اس کے کہ جُرم سرزد نہ ہو اور سچائی چھُپی رہے"۔

مسٹر بورن نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ جس نظریہ کا اُنہوں نے اظہار کیا ہے اس سے بہت سے لوگ ان سے ناراض بھی ہو جائیں گے۔

مسٹر کومن نے پھر سوال کیا "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے نظریّہ سے عیسائیت کی تعلیم کا ایک بہت بڑا حصہ لایعنی ہو کر رہ جائے گا؟

مسٹر بورن نے جواباً کہا "یہ بات درست ہے لیکن مسیحی اخلاقی اقدار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ وہ یہ بات کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ مسیح کی صلیب اور مُردوں سے جی اُٹھنا۔ یہ ایسے عقائد ہیں جو دھوکہ دہی پر مبنی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ میں نے اپنے سکول ہی کے زمانے سے کبھی معجزانہ واقعات یا غیر مرئی امور پر یقین نہیں کیا۔"

مسٹر بورن نے جو ہتک عزت کے ایک دعویٰ میں شہادت دے رہے تھے (یہ دعویٰ انکی پیشہ ورانہ تکنیک سے متعلق ہے) مزید بتایا کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق ان کا عقیدہ۔ ہو سکتا ہے اُن کا یہ خیال غلط ہو۔ ایک عام فہم سی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ انکا خیال ہے کہ یسوع مسیح ان تین گھنٹوں کے دوران جو انہوں نے صلیب پر گذارے کسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انہیں صلیب سے اتار لیا گیا اور قبر میں رکھ دیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بے ہوشی کی حالت موت کے مشابہ تھی۔ اور یہ ایسی بے ہوشی تھی جس پر یسوع مسیح نے فتح حاصل کر لی تھی۔

مسٹر بورن کو مسٹر سٹینلے لیتھگو ڈرمنڈ جیکسن جو ایک ڈینٹل سرجن ہیں اور ویمپول سٹریٹ لندن میں پریکٹس کرتے ہیں کے مقدمہ میں بطور گواہ طلب کیا گیا۔ مسٹر ڈرمنڈ جیکسن دنیا بھر میں دانتوں کے علاج کے لئے لوگوں میں اسپیشلسٹ کے طور پر مشہور ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون اور اخبار کے ایک اداریہ کے خلاف شکایت کی ہے کہ ان کے مطابق ان کا طریق علاج خطرناک بلکہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

مسٹر ڈرمنڈ جیکسن نے برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن (جو رسالہ B.M.S. کے پبلشر ہیں) اور ڈاکٹر کومن جیبر بیرڈ (جو ویورلے روڈ۔ وُڈ فورڈ ایسیکس پر رہتے ہیں) ڈاکٹر جان سٹینلے رابنسن (جو گڈ بائی روڈ موزلے۔ برمنگھم میں رہائش رکھتے ہیں) ڈاکٹر مائیکل ہیتھ ڈ پنہ۔ روبلڈ سیکر وارڈک) اور ڈاکٹر ہیبرٹ جیمز ٹاملن آف ہینز ورتھ گلوئز۔ سلے ہل سے ہرجانہ طلب کیا ہے۔

یہ تمام حضرات اس بات سے انکاری ہیں کہ ہتک عزت کے مرتکب ہوئے ہیں وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ پیشہ وارانہ خیال کا اظہار ہے جس کے لئے وہ پوری طرح تعلیمیافتہ ہیں۔ انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس کے متعلق شبہ کیا جائے کہ اس میں کینہ کا عنصر پایا جاتا ہے۔ یہ مضامین ان تیس تجربوں کی بناء پر لکھے گئے ہیں جو ایک شبہ کی صورت میں برمنگھم میں کئے گئے تھے۔

مسٹر کومن ان ڈاکٹروں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہو رہے ہیں جن پر مقدمہ کیا گیا ہے۔"

اقتباس

عُلماء فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دے رہے ہیں

"افسوس کہ ۱۹۵۲ء کے بعد علمائے کرام کے درمیان اتحاد کی تحریک بتدریج ختم ہوتی رہی۔ اور خصوصًا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت سید ابوالحسنات کے وفات پا جانے کے بعد اس تحریک اتحاد کو وسیع پیمانے پر چلانے کیلئے کسی گوشے سے ادنیٰ حرکت نہیں کی گئی بلکہ مختلف مکاتیب فکر کی طرف سے فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دیکر انتشار بین المسلمین ہی کی حوصلہ افزائی کی گئی۔"

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۳ رجون ۱۹۷۳ء)

شذرات

(۱) دجل و فریب کا بدترین نمونہ

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور لکھتا ہے کہ

"اس اقدام پر ہم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قادیانی امت کے دجل و فریب اور اس کے سربراہ کے سفید جھوٹ کی مذمت کرتے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل بقول مسٹر عبدالقیوم خان یہ ہے کہ انہی دنوں مرزا ناصر احمد کو یہ الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار دنوں میں ہٹا دیں گے۔" (اہلحدیث ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء صلا)

الفرقان:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کو اس قسم کا نہ کوئی الہام ہوا تھا۔ اور نہ ہی آپ نے اس بارے میں کسی سے ذکر فرمایا ہے۔ محض اہلحدیثوں کی اور ان کے سردار کی افترا پردازی ہے۔

(۲) کیا ہر نبی نئی امت بناتا ہے؟

آجکل مدیر المنبر اور دوسرے علماء اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہر نبی نئی امت بناتا ہے۔ ماہنامہ "الحق" لکھتا ہے:۔

"امتیں انبیاء سے بنتی ہیں۔ عیسائی حضرت موسیٰؑ کی نبوت، تورات اور تمام احکام کو تسلیم کرتے ہوئے یہودیوں کے نزدیک اس لئے نئی امت ٹھہرے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت تسلیم کر لی۔" (جون ۱۹۷۳ء صک)

الفرقان:۔ آپ لوگ یہودیوں کی غلط سمجھ کی پیروی کرکے خواہ مخواہ ہمارے دشمن بن گئے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی آیت یا حدیث کا ترجمہ نہیں ہے۔ کہ ہر نبی کی نئی امت ہوتی ہے۔ اگر آپ لوگ اور نہیں سمجھ سکتے تو کیا یہ بھی آپ کو معلوم نہ تھا۔ کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ علیہما السلام دونوں ایک وقت میں بنی اسرائیل کے نبی تھے؟ حضرت ابراہیم و اسحاقؑ۔ پھر حضرت یعقوبؑ و حضرت یوسفؑ ایک امت اور ایک امت کے نبی تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا (المائدہ ۷ع) کہ ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور تھا اس کے تابع انبیاء اس کے مطابق یہود کے لئے فیصلہ کیا کرتے تھے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک کتاب اور ایک امت کے لئے بھی بہت سے نبی ہو سکتے ہیں۔

(۳) ایک شیعہ نوجوان اور فاضل مدیر "رضاکار" کے تاثرات

شیعہ ہفت روزہ رضاکار لاہور ۲۴ر مئی ۱۹۷۳ء نے "ذرا اپنی خبر لیجئے" کے زیر عنوان ایک خط شائع کرکے اپنے خیالات بھی ذکر فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"مذکورہ بالا عنوان سے ایک صالح شیعہ نوجوان نے ہمیں ایک مراسلہ ارسال فرمایا ہے۔ سالِ گذشتہ اس نوجوان کو احمدی حضرات کے سالانہ اجلاس منعقدہ ربوہ میں شرکت کا موقع

میسر آگیا تو اس نے احمدیوں کو نزدیک سے دیکھا ان کے اجلاس کی کارروائی سُنی اور اجلاس میں پڑھی گئی رپورٹوں سے ان کی دینی و قومی سرگرمیوں کا اندازہ لگایا۔

اجلاس کی کارروائی دیکھنے اور رپورٹوں کی سماعت نے اس نوجوان کو ایک ذہنی کشمکش میں مبتلا کر دیا۔ چنانچہ اس نے شیعہ فرقہ کا احمدی فرقہ سے تقابل کیا۔ تو دل مسوس کر رہ گیا اور سوچنے لگا کہ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم محمد و آلِ محمد کے ماننے والے ہیں اور اسلام حقیقی کے پیروکار ہیں لیکن ہمارے فرقہ کی دینی و قومی سرگرمیاں احمدی فرقہ کی دینی و قومی سرگرمیوں کے مقابلہ میں صفر کا درجہ بھی نہیں رکھتیں اور احمدی فرقہ کے حضرات انتہائی اقلیت میں ہونے کے باوجود کیسے کیسے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ اس سوچ سے اس کا سر ندامت سے جھک گیا۔

مذکورہ تقابل کو پیشِ نظر رکھ کر اس شیعہ نوجوان نے اپنی قوم کی زبوں حالی پر آنسو بہائے اور اس کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ آئے ـــ کاش شیعہ بھی احمدیوں کی طرح مذہب حقہ کی اشاعت اور قومی سربلندی کے پروگرام بنائیں۔ یہی جذبہ محرک ہوا۔ کہ اس نوجوان نے " ذرا اپنی خبر لیجیے " ـــ کے عنوان سے ایک مراسلہ تحریر فرمایا۔ اور ہمیں اشاعت کیلئے بھیجدیا۔ اور ہمیں تاکیداً یہ لکھا کہ اس کے مراسلہ کو ایڈیٹوریل کالموں میں جگہ دی جائے۔ تاکہ ان کالموں کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے قارئینِ رضاکار اس کا بنظرِ عمیق مطالعہ فرمائیں۔ اور اپنی دینی و ملی سرگرمیوں کا احمدی حضرات کی دینی و ملی سرگرمیوں سے تقابل کر سکیں۔ اور شاید پھر یہ تقابل کرنا ان کے دینی و ملی جذبہ کی مہمیز کا باعث ہو سکے۔

ایمانداری کی بات یہ ہے کہ جب ہم اپنی دینی و ملی سرگرمیوں کا تقابل احمدی حضرات کی دینی و ملی سرگرمیوں سے کرتے ہیں۔ تو مذکورہ شیعہ نوجوان نے بالکل درست فرمایا ہے ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں۔ اور جب ہم احمدی حضرات کی روزافزوں ترقی کا بنظرِ غور جائزہ لیتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ احمدی حضرات کی ترقی کا راز مندرجہ ذیل دو امور میں مضمر ہے:

۱۔ ان کا دینی سربراہ ایک ہے جس کی وجہ سے ان کی مرکزیت قائم ہے اور وہ پورے طور پر منظم ہیں۔

۲۔ ان میں ایثار و قربانی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ اور وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنے دینی اور قومی پروگراموں کی تکمیل کرتے ہیں "

(رضاکار ۲۴ مئی ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ مقالہ طویل ہے ہم نے صرف نیک طبیعتوں کے سچے تاثرات درج کرنے کی خاطر یہ کلمات نقل کئے ہیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اشاعتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۴) اہلحدیث دینی شعور سے بے بہرہ ہیں

حافظ گوہر دین صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں:۔

" موجودہ اہل حدیث جماعت میں تین چار امیر ہیں لیکن آج تک انہوں نے ضلع اور تحصیل وار دینی شعور پیدا کرنے کے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ اور نہ بحیثیت ایک پاکستانی معاشرہ کی اصلاح کے لئے کوئی نمایاں کوشش کی۔" (بشارت ۲۹ جون ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ پھر ایسی بے فیض اور بے برکت جماعت سے وابستہ رہ کر دوسرے لوگ کیا نور حاصل کر سکیں گے؟

(۵) مفتی محمود کی اسلامی حکومت کا نمونہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور لکھتا ہے:۔

"صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر عنایت اللہ گنڈا پور نے کہا ہے کہ مفتی محمود حکومت کی بدعنوانیوں کے بارے میں قرطاس ابیض دو ماہ میں شائع کیا جائے گا اور تمام بدعنوانیوں کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ ایک مقامی ہفتہ وار میں ان کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ مفتی محمود حکومت صوبہ میں اتنی بدعنوانیوں کی مرتکب ہوئی ہے کہ اگر انہیں جمع کیا جائے تو یہ ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ اپنے دس ماہ کے دورِ حکومت میں مفتی محمود نے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اقربا پروری اور دوست نوازی کا زبردست مظاہرہ کیا۔ اور مختلف نوعیت کے ۷۰۰ مقدمات واپس لئے ان میں قتل کے ۲۷۰ مقدمات بھی شامل ہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ مفتی صاحب نے غیر فطری فعل کے مقدمات بھی واپس لے لئے۔ حالانکہ شریعت کے لحاظ سے بھی اس جرم کے مرتکب افراد کو سزا دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ مفتی صاحب نے اپنے منظورِ نظر افراد کو بھاری تعداد میں قرضے دیئے اور اراضی الاٹ کی۔"

(نوائے وقت ۲۶ جون ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے جس روحانی قوت اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے یہ علماء پہلے اسے تو حاصل کریں۔ تقویٰ کی زندگی بڑی قیمتی ہوتی ہے۔

(۶) "عجمی اسرائیل" کا کذاب مُوجد

ہمارے سامنے مدیر چٹان شورش کاشمیری کا چالیس چھوٹے صفحات کا ایک کتابچہ "عجمی اسرائیل" ہے۔ اس کتابچہ میں کم از کم چالیس بے سروپا جھوٹ درج ہیں۔ ہم قلتِ گنجائش کے باعث آج صرف چھ جھوٹ بطور مثال ذکر کرتے ہیں:۔

اوّل:۔ "حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں سے اپنے الگ ہونے کا اعلان سب سے پہلے خود قادیانیوں نے کیا۔ مرزا غلام احمد کو نہ ماننے والے کافر قرار دیئے گئے ان کے بچوں، عورتوں اور معصوموں اور بوڑھوں کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا گیا۔" (ص ۱۳)

یہ سراسر جھوٹ ہے فتویٰ کفر لگانے میں پہل مولویوں نے کی اور نمازوں اور جنازوں کے بارے میں بھی پہل انہوں نے کی۔

دوم:۔ "پاکستان میں کوئی شخص نہ ان کی جان کا دشمن ہے نہ مال کا اور نہ آبرو کا۔" (ص ۱۶)

کیا اس بیان کے جھوٹ ہونے پر ہر مسجد کا ملاں گواہ نہیں؟

سوم:۔ "اگر قادیانی مسئلہ صرف مذہب کا ہوتا تو علماء کا تعاقب کافی تھا۔ قادیانی مسئلہ سیاسی مسئلہ ہے۔" (ص ۱۷)

آپ لوگوں نے علماء کی کھلی شکست کو دیکھ کر سیاست کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ ورنہ تحریک احمدیت کا سیاست سے براہ راست کیا تعلق تھا؟

چہارم:۔ "ان (انگریزوں) کی وفاداری میں نہ صرف قرآن سے جہاد منسوخ کیا۔" (ص ۱۸)

احمدیت کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ قرآن کا کوئی حرف منسوخ نہیں ہو سکتا مگر دشمن کہتے ہیں۔ کہ قرآن سے جہاد کو

منسوخ کیا۔ قرآن کے جہاد کو تو قائم کیا ہے۔ قرآنی جہاد کو سمجھنے میں جو غلطی تھی اس کا ازالہ کیا گیا ہے۔

پنجم:۔ "ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت روحانی رہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت بھی کوئی ایسا آدمی مل جائے جو اپاسٹک پرافٹ (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے تو بہت سے لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جائیں۔" (ص19)

سوال یہ ہے کہ یہ کس احمق عیسائی نے کہا تھا۔ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان نبوت کو بند مانتے ہیں۔ پھر ایسے مدعی کے گرد کیونکر جمع ہو جاتے۔ جھوٹ بناتے وقت بھی عقل سے کام لینا چاہیئے۔

ششم:۔ "پاکستانی مشن وہاں (اسرائیل میں) نہیں لیکن قادیانی مشن وہاں ہے۔ سوال ہے وہ کس پر تبلیغ کرتا ہے مسلمانوں پر یا یہودیوں پر۔ آج چند مسلمان اسرائیل میں رہ گئے ہیں۔ وہ قادیانی مشن کے استحصال کی زد میں ہیں۔ غور کیجئے جس اسرائیل میں عیسائی مشن قائم نہیں ہو سکتا۔ وہاں اسلام کے لئے قادیانی مشن لطیفہ نہیں تو اور کیا ہے؟" (ص20)

اتنی سی عبارت میں متعدد جھوٹ بولے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مشن فلسطین میں اسرائیل بننے سے پہلے سے موجود ہے۔ آج بھی وہاں لاکھوں مسلمان موجود ہیں۔ المجلس الاسلامی الاعلیٰ وہاں موجود ہے۔ مسلمان اخبارات نکل رہے ہیں۔ عیسائیوں کے متعدد مشن اور گرجے موجود ہیں۔ یہودیوں کو عبرانی میں اسلام کی دعوت دی جا رہی ہے۔ ایسے پُرا کاذیب رسالہ کے ذریعہ جو لوگ احمدیت کو مٹانا چاہتے ہیں درحقیقت انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں۔ ان کا نصب العین صرف دنیا کمانا ہے۔

چٹان میں شائع شدہ میرا مکتوب۔ لکھا ہے:

"ذیل کا خط مشہور قادیانی فاضل جناب ابوالعطاء جالندھری مدیر ماہنامہ "الفرقان" نے ربوہ سے ایڈیٹر "چٹان" کو لکھا ہے۔ ہم ان کا نزدیدی والا نامہ چھاپنے کے باوجود اپنے سیاسی تجزیئے کی صحت پر (بلا دلیل۔ ناقل) اصرار کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مکرمی ایڈیٹر صاحب "چٹان" لاہور

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

آپ نے ۲ر جولائی میں لکھا ہے کہ "ربوہ کے ارباب بست و کشاد تردید تصحیح فرمائیں ہمارے صفحات حاضر ہیں۔"

اپنے اس ادارتی نوٹ میں آپ نے پانچ باتیں درج کی ہیں۔ جو سب بے دلیل، بے ثبوت اور سراسر غلط ہیں۔

مَیں آپ کو علیٰ وجہ البصیرت یقین دلا سکتا ہوں کہ

(۱) احمدی عالمی سیاست کے مہرے نہیں ان کا کام صرف تبلیغ اسلام ہے۔

(۲) مشرقی پاکستان کی المناک بندر بانٹ میں ہمارا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔

(۳) اس ملک میں اسلامی عظمت کی تائید میں فکر کو نشوونما دینا ہمارا کام ہے۔ ہم ۸۰ برس سے قرآن پاک اور اسلام کی اشاعت کے لئے سردھڑ کی بازی لگا رہے ہیں۔ اپنی جانیں، اپنے مال اور اپنی اولاد اس راہ میں قربان کر رہے ہیں۔

(۴) خدا نے چاہا تو موجودہ پاکستان ہرگز تقسیم نہ ہوگا۔ اگر کسی وقت آپ نے اپنی بدقسمتی سے آسمانی عذاب کو دعوت دی تو اس مقدس ملک کی حفاظت کرنے والے سب سے پہلے احمدی مجاہد ہونگے

(۵) اس سے بڑا اور کوئی جھوٹ نہ ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ سکھوں کے ساتھ مرحوم پنجاب کے نقشہ کو اپنے سانچے میں ڈھالنا چاہتی ہے۔ یہ امور حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ واللہ علیٰ ما نقول وکیل۔

مَیں نے اس وقت آپ کے پیش کردہ امور کی اجمالی تردید کی اور یہ تجربہ ہے کہ آپ اپنے قول کے مطابق تردید کو خواہ کتنی ہی مختصر ہو، اپنے اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ ابوالعطاء جالندھری۔" (چٹان ۹ رجون ۱۹۷۳ء)

منفرقات

(۱) مدیر لولاک کی چند مزید مفتریات:۔

لائل پور کے ہفت روزہ لولاک کی اکاذیب حد شمار سے باہر ہیں اس لئے خیال ہے کہ اصولی اعلان کے بعد کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مولوی تاج محمود مدیر لولاک کا ہر بیان ناقابل اعتنا ہے بات ختم کر دی جائے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ سمجھانے کے لئے تین موقعہ کوشش کر لینی چاہیئے۔

اب ہم ذیل میں مدیر لولاک کے تین نئے اور بالکل سیاہ جھوٹ درج کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) "۷ رمئی کے شوریٰ کے اجلاس سے قبل ہر ممبر سے قرآن مجید پر حلف لیا گیا۔ کہ اجلاس کی کارروائی باہر آؤٹ نہیں کرنی ہے"۔ (لولاک ۲۸ رجون ۱۹۷۳ء)

(۲) "ابوالعطاء جالندھری صاحب جو کسی زمانہ میں صرف تین صد روپیہ ماہوار کے متبادل روزگار پر احمدیت سے تائب ہونے کے لئے تیار تھے" (〃 〃)

(۳) "ہم نے یکم جون کے جمعہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ مرزائیوں نے بعض اہم شخصیتوں کو قتل کرانے کا منصوبہ بنایا ہے"۔ (لولاک ۲۹ رجون ۱۹۷۳ء)

(ب) ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق لکھتے ہیں:۔

"میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ خود مرزا صاحب دعویٰ نبوت میں کافی محتاط تھے اور عام مسلمانوں کی تکفیر میں بھی جارحیت سے کام نہیں لیتے تھے خلیفہ اوّل مولوی نورالدین بھی اس معاملے میں متوازی و معتدل تھے"۔ (چٹان ۲۵ رجون ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ روز اوّل سے جماعت احمدیہ کے خلاف "جو جارحیت" ہوتی آئی ہے وہ سب معاندین کی طرف سے تھی۔

"برق صاحب کا علمی فریب"

برق صاحب "ایک علمی فریب" بایں الفاظ لکھتے ہیں:۔

"لفظ خاتم کے کئی مفہوم ہیں مثلاً آخری، مُہر، انگشتری وغیرہ۔ ہم مسلمان خاتم النبیین سے مراد آخری نبی لیتے ہیں۔ اور احمدی حضرات کے ہاں اس کا مفہوم ہے اپنی مُہر سے نبی بنانے والا"۔ (چٹان ۲۵ رجون ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ جب الخاتم کے "کئی مفہوم" ہیں اور آخری بمعنی افضل یا اپنا شاگرد بنانے والا مفہوم تو بہترین مفہوم ہے محض زمانی طور پر آخری ہونا تو کوئی وجہ فضیلت نہیں ہے کیا یہ معنی بہتر نہیں؟

مولوی لال حسین صاحب اختر کی وفات

غیر احمدی مخالف احمدیت مولوی لال حسین صاحب اختر گزشتہ دنوں فوت ہو گئے ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) مولانا لال حسین، گزشتہ چھ ماہ سے بیمار تھے
انہیں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کے
موقعہ پر گرنے کی وجہ سے چوٹ آگئی تھی۔ کوٹ
لکھپت جنرل ہسپتال میں ڈاکٹر بشیر احمد نے
ان کا علاج کیا۔ لیکن موت کا ایک وقت مقرر
ہے۔" (لولاک ۲۱ر جون ۱۹۷۳ء)

(۲) "تحفظ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں ایک
حادثے کا شکار ہو کر چھ ماہ صاحب فراش
رہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔"
(رسالہ خدام الدین لاہور ۲۲ر جون ۱۹۷۳ء)

الفرقان:۔ موت ہر انسان کے لئے مقدر ہے۔ مگر کیا اچھا ہوتا۔ کہ "گرنے کی وجہ سے چوٹ" اور "ایک حادثے کا شکار" کی وضاحت کر دی جاتی۔

خاتمیت محمدیہ کا صحیح مقام

اللہ تعالےٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نبیوں سے افضل، اعلیٰ اور برتر قرار دیا ہے اور آپ کو وہ خاص امتیاز بخشا ہے۔ جو کسی اور کا مقام نہیں۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم ترین شان کو اکثر غور سے نہیں سوچتے۔ محض زمانے کے لحاظ سے آخر میں ہونا کونسا مقام ہے؟ کتنے نبی ہیں جو زماناً پہلے آئے مگر ان کا مقام بہت اچھا تھا۔ ایسا ہی بہت سے نبی زمانہ کے لحاظ سے بعد میں آئے۔ مگر اُن کا مقام نیچا تھا۔ اصل فضیلت اور خوبی مقام اور مرتبہ کی ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام عرش بریں پر ہے ان سے کسی نبی کے بڑے ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی معہود کے حق میں کیا خوب فرمایا:۔

إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔ (کنز العمال)

کہ اللہ تعالےٰ انتہائی خاکساری کرنے والے کو ساتویں آسمان پر لے جاتا ہے۔ پس جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی ساتویں آسمان تک ہی رہتا ہے۔ تو عرش بریں والے خاتم النبیین کے سب خادم رہیں گے یہی وہ صحیح مذہب ہے۔

ماہنامہ الفرقان کے بارے میں چند ضروری اعلان

۱۔ ایک دوست نے کچھ رقم توسیع اشاعت کیلئے عنایت فرمائی ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پچاس نئے خریدار سال سال بھر کے لئے بجائے آٹھ روپے کے چھ روپے میں ہونگے ۳۱ جولائی تک چار روپے دینے والے دوست کو سال بھر کے لئے الفرقان جاری ہوگا۔

۲۔ جو دوست ثواب کے لئے توسیع اشاعت میں حصہ لینا چاہیں وہ مینیجر الفرقان ربوہ کے نام رقم ارسال فرما دیں۔

۳۔ خریدار کی ذمہ داری ہے کہ پتہ تبدیل ہونے پر خود اطلاع کرے ورنہ رسالہ دوبارہ قیمتاً بھیجا جائے گا۔

۴۔ مضمون نگار حضرات اگر کسی وجہ سے مضمون واپس منگوانا چاہیں تو تین ماہ کے اندر محصول ڈاک بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

ایک دواخانہ

جسے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۱ء میں اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے شاگردوں کے لئے جاری کیا

اس دواخانہ کی ایک کرن

حکیم نظام جان اینڈ سنز

کی شکل میں ساٹھ برس سے خدمتِ انسانیت میں بہتر سے بہتر طور پر مصروفِ عمل ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے شاگرد

والد محترم حکیم نظام جان صاحب اس دواخانہ کی سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنی دکھی مخلوق کی بہترین خدمت کی ہمیں توفیق بخشے

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ و ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو

یاد رکھیں

"الفضل" روزنامہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے
اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات
کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے
رُوح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی
ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم
ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی
مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا
جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نہایت مفید، خارش، پانی بہنا، پھنی ناخنہ، ضعفِ بصارت وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۳

(طابع و ناشر۔ ابوالعطاء جالندھری ؛ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

وصایا

مسل نمبر ۲۰۹۱۹ میں چوہدری عبدالحمید ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم راجپوت سلہریا پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ -/۱۲۰۰۰ روپیہ جو کہ اسوقت کاروبار پر لگا ہوا ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۲۵ روپے ماہوار آمد ہے تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبدالحمید [illegible] ۸-۵-۶۲ [illegible] ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد چوہدری عبدالوہاب ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری [illegible] ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد چوہدری [illegible] احمد [illegible] ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۰۹۲۲ میں محمد علی ولد میاں [illegible] قوم ارائیں عمر ۷۸ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی [illegible] کا ۱/۲ [illegible] -/۴۰۰۰ روپیہ واقع [illegible] ساہیوال (۲) مکان رہائشی [illegible] قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ واقع [illegible] ضلع ساہیوال۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۲۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد علی ساکن [illegible] ضلع ساہیوال۔ گواہ شد غلام رسول صدر جماعت احمدیہ [illegible] ضلع ساہیوال۔ گواہ شد غلام مصطفےٰ بقلم خود سیکرٹری مال [illegible]۔

مسل نمبر ۲۰۹۵۸ میں [illegible] الدین ولد چوہدری [illegible] خان صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی رقبہ [illegible] تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال کل رقبہ ۲۳ ایکڑ مالیتی -/۳۳۰۰ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۸۵ روپیہ ماہوار [illegible] تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد [illegible] الدین ریٹائرڈ مدرس۔ گواہ شد محمد یحییٰ خان ولد ملک محمد [illegible]۔ گواہ شد نصیر الدین [illegible]۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۰ میں بشیر احمد بٹ ولد [illegible] قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن [illegible] کالونی لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) دکان [illegible] مالیتی -/۵۰۰۰ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۸۰ [illegible] ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد بٹ۔ گواہ شد ظفر احمد [illegible] لائلپور۔ گواہ شد مشتاق احمد [illegible]۔

مسل نمبر ۲۰۹۶۱ میں محمد عالم ولد شمس [illegible] صاحب قوم اعوان پیشہ [illegible] عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] بقائمی ہوش و حواس

بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان علی پور چٹھہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے ۴۴/۴/۳ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عالم۔ گواہ شد بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت علی پور چٹھہ۔ گواہ شد غلام محمد زعیم انصار اللہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل ۲۰۹۶۷ میں محمد شریف ولد کریم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) بارہ ایکڑ زمین مالیتی ۹۶۰۰/- روپے (۲) ایک عدد مکان نیم پختہ جو کسی کی زمین پر بنایا ہوا ہے ۴۰۰/- روپے (۳) ایک اُس بھینس مالیتی ۸۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف کریانہ مرچنٹ نبی سر روڈ۔ گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان نبی سر روڈ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل ۲۰۹۷۳ میں شیخ عبدالحفیظ ولد شیخ عبدالرحیم صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن 5/D بلاک ۲ پی ای سی ایچ ایس کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) فیکٹری (پارٹ) الکرم روڈ شیر شاہ ناکہ کراچی (۲) پلاٹ ستائیس صد پچاس گز ناکہ کراچی (۳) ۳ بلڈنگ مارکیٹ روڈ کراچی (یو بی ایل بینک) برانچ کے پاس کرایہ پر ہے (۴) سیلاٹ واقع بیولا مور رقبہ ۵ ایکڑ (فیکٹری ایریا)۔ (۵) پلاٹ رقبہ ۱۰۰۰ گز نزد انکل سریا ہسپتال کراچی۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست (جو) ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ عبدالحفیظ 5/D بلاک ۲ P.E.C.H.S کراچی ۲۹۔ گواہ شد سلطان محمود انور مربی سلسلہ کراچی۔ گواہ شد ضیاء الحق رشید موصیان کراچی۔

مسل ۲۰۹۸۰ میں سید اعجاز مبارک قیصر ولد سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 11-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی زمین واقع چک 11-L ساہیوال ۱۶ ایکڑ نہری رقبہ مالیتی ۴۰۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد مکان پختہ قیمت ۶۰۰۰/- روپے (۳) ایک پلاٹ چک ۱۱ ساہیوال میں قیمت ۵۶۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید اعجاز مبارک قیصر۔ گواہ شد محمد خان۔ گواہ شد سید حکیم احمد۔

مسل ۲۰۹۸۶ میں عبداللطیف احمد شیو ولد صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب قوم سید پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی ساکن دارالنصر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے البتہ ماہوار آمد مجھے جیب خرچ وقت

۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبد اللطیف احمد بقلم خود محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب لطیف۔ گواہ شد عبد السلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر شمالی ربوہ ۵-۹-۷۲

مسل ۲۰۹۹۰ میں سید شاہ میر احمد اشرف ولد سید علی احمد انبالوی مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید شاہ میر احمد اشرف کارکن دارالضیافت ربوہ۔ گواہ شد سید سجاد احمد ۱/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ مرزا اظہر احمد۔

مسل ۲۰۹۹۱ میں مسعود احمد مسعود ولد علی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مسعود احمد مسعود بقلم خود جنرل سٹور نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سر روڈ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل ۲۰۹۹۲ میں صوفی محمد الدین ولد سلطان احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ شہاب پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد صوفی محمد الدین ولد سلطان احمد صاحب محلہ شہاب پورہ سیالکوٹ۔ گواہ شد بشیر حسین احمد صدر حلقہ حاجی پورہ سیالکوٹ۔ گواہ شد مبارک احمد بقلم خود حاجی پورہ سیالکوٹ۔

مسل ۲۰۹۹۳ میں بشیر احمد طارق ولد چوہدری عبد الحمید صاحب قوم راجپوت سلہریا پیشہ طالبعلم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد طارق دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد عبد الرشید کارکن پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔ گواہ شد کلیم الدین احمد دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۳-۹-۷۲۔

مسل ۲۰۹۹۴ میں محمد شفیع قیصر ولد منشی محمد صادق صاحب قوم ککے زئی پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/[illegible] روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد محمد شفیق قیصر کوارٹر [illegible] تحریک جدید ربوہ ۔ گواہ شد قاضی منیر احمد دارالصدر شرقی ربوہ ۔ گواہ شد نعیر احمد طارق محلہ دارالیمن ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۰۹۸ میں مبارک احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمرہ ۲[illegible] سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/[illegible] روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ مبارک احمد کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل [illegible] والد مبارک احمد ربوہ ۔ گواہ شد محمد ارشد کاتب ولد محمد اسمٰعیل ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۰۹۹ میں ناصر احمد قمر ولد محمد شفیع صاحب قوم [illegible] پیشہ مربی سلسلہ احمدیہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/[illegible] روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد ناصر احمد قمر ۳۲۲/E لالہ رخ واہ کینٹ ۔ گواہ شد محمد شفیع ابن ماسٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم ۲۲۵ لالہ رخ واہ کینٹ ۔ گواہ شد احمد [illegible] صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰ میں سعید احمد چٹھہ ولد غلام احمد صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۶۵۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/[illegible] روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد سعید احمد چٹھہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب ہوسٹل نمبر ۵ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور ۔ گواہ شد عبد الماجد لیکچرر زرعی یونیورسٹی لائلپور ۔ گواہ شد ڈاکٹر عبد الرحمٰن ہومیو ڈسپنسر ڈیوٹا نوالہ ۔

مسل نمبر ۲۱۰۱ میں مبشر احمد گوندل ولد چوہدری سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹری ضلع دادو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۲۹۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد مبشر احمد گوندل کوٹری ڈاکخانہ ٹیلیگراف [illegible] ضلع دادو ۔ گواہ شد مبشر احمد قریشی ڈویژنل انجینئر ٹیلیگراف حیدر آباد ۔ گواہ شد محمد جلال الدین [illegible] حیدر آباد ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۴ میں ملک عبدالحکیم ولد عبدالقادر صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ملک عبدالحکیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ — گواہ شد محمد احمد نعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد چوہدری ممتاز حسین امتیاز کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۹ میں نعیم اللہ شاہد ولد بابو احسان اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد نعیم اللہ شاہد معرفت بابو احسان اللہ صاحب کشن ایجنسی نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سرروڈ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۰ میں منور احمد ولد علی احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں لیکن کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد منور احمد معرفت فضل عمر جنرل سٹور نبی سرروڈ تھرپارکر۔ گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سرروڈ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۱ حمید احمد ولد محمد خان صاحب قوم کاہلوں پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد نسیم فلور مل نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد منیر احمد بٹ صدر موصیان جماعت احمدیہ نبی سرروڈ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۲ میں حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۱ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حنیف احمد محمود بیت الحنیف دارالصدر جنوبی

ربوہ۔ گواہ شد نور الحق انور پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نذیر احمد ولد حبیب اللہ صاحب مرحوم دار الصدر جنوبی ربوہ۔

مسل ۲۱۰۱۳ میں ایم اے لطیف شاہد ولد میاں فضل الرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ایم اے لطیف شاہد محبوب کالونی چرک گلی والا سرگودھا۔ گواہ شد فضل الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ بھیرہ۔ گواہ شد محمود حبیب اصغر چوبڑہ منڈی بھیرہ۔

مسل ۲۱۰۱۴ میں محبوب احمد ادریس بقاپوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری قوم جالب کھوکھر پیشہ طالب العلم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹/۶۔ A اپنے سینیا لائنز کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محبوب احمد ادریس بقاپوری گواہ شد سردار محمد ولد نور محمد صاحب کراچی ۱۹/۸۔ گواہ شد نصیر احمد ولد شیخ منیر احمد کراچی ۲۹/۸۔

مسل ۲۱۰۱۶ میں غلام مصطفیٰ ملک ولد ملک غلام حیدر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۳۰ الف رحمان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۴۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد غلام مصطفیٰ ملک ۱۳۰ الف رحمان پورہ لاہور۔ گواہ شد ملک عبدالقادر سیکرٹری مال صدر مجلس موصیان حلقہ رحمان پورہ لاہور۔ العبد تسنیم ظفر سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل ۲۱۰۲۰ میں خواجہ وحید احمد ولد خواجہ محمد امین صاحب قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد خواجہ وحید احمد ولد خواجہ محمد امین صاحب ۱۹/۲۱ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد کیپٹن احمد دین صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد محمد عبداللہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل ۲۱۰۲۴ میں ناصر احمد خان عارف ولد چوہدری محمود خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پلاٹ ۱۵/۲۱ دار الیمن شرقی ربوہ دس مرلہ مالیتی ۷۵۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی

۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد عارف محلہ دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد چوہدری عبدالکریم خان کاٹھگڑھی ربوہ۔

مسل ۲۱۰۲۹ میں شریف احمد ولد میاں امام الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ ٹھیکیدار عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقع مصری شاہ ۶۰ احاطہ تھانیدار لاہور رقبہ چار مرلہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد مکان محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شریف احمد مکان ۶۷ گلی ۲۱ احاطہ تھانیدار چاہ میراں روڈ مصری شاہ لاہور۔ گواہ شد محمد صدیق شاکر سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد محمد یحیٰی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل ۲۱۰۳۳ میں نصیر احمد شاہد ولد چوہدری محمد لطیف صاحب قوم دھاریوال پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۲ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد شاہد معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد نجیب شاہد معرفت حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد منیرالدین شمس مربی سلسلہ حال مسجد احمدیہ پرو ملی ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۱۰۳۵ میں عبداللطیف بٹ ولد مولوی حیات صاحب قوم بٹ پیشہ بزنس عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبداللطیف بٹ ڈی ٹائپ کالونی لائلپور مکان ۲۲ ۔ گواہ شد حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد الٰہی بخش صدر حلقہ ڈی ٹائپ کالونی لائلپور۔

مسل ۲۱۰۳۹ میں حافظ محمد عبداللہ ولد میاں رحمت اللہ پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان واقع پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ رقبہ ۳/۴ ۲ کچا پکا قیمت -/۳۰۰۰ روپے (۲) جمع شدہ رقم امانت فنڈ -/۱۸۰۰ روپے (۳) دس مرلہ زمین واقع دارالعلوم ربوہ قیمت -/۱۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۶۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ محمد عبد اللہ متعلم اصلاح و ارشاد پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد دوست محمد شاہد۔ گواہ شد محمد ابراہیم شاد بہوڑ چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ ۲/۴/۲۰۔

مسل ۲۱۰۳۷ میں انیس احمد ولد میاں بدرالدین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲ /۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک کلائی گھڑی قیمت ۴۰/- روپے (۲) نقد مبلغ ۱۵۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انیس احمد مکان ۱۱/۲۰ دارالبرکات شرقی ربوہ۔ گواہ شد چوہدری رشید احمد صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد بدرالدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل ۲۱۰۳۸ میں جمال الدین شمس ولد ملک احمد دین صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲ /۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنے جیب خرچ کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد جلال الدین شمس ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمود احمد بنگالی زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل ۲۱۰۳۹ میں محمد اسلم ناصر ولد غلام محمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ کیانونڈر عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن دستگیر ۱۲۹/۱۴ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ /۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک عدد موٹر سائیکل سیکنڈ ہینڈ قیمت ۲۲۰۰/- روپے (۲) نقد ۲۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم ۱۲۹/۱۴ دستگیر سوسائٹی کراچی ۲۸۔ گواہ شد محمد مسعود احمد قریشی سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد چوہدری محمد صادق ۹/۶ دستگیر سوسائٹی کراچی ۲۸۔

مسل ۲۱۰۴۰ میں مبارک احمد ولد محمد لطیف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نور ریان ملز کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ /۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۲۳/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد کوہ نور ریان ملز کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مریدکے۔ گواہ شد محمد یوسف مغل داتا نگر بادامی باغ لاہور حال شیخوپورہ۔

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"8/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner :

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Tittle printed at Nusrat Art Press, Rabwah.